REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP. - 23.

جلد ۳۹ — شمارہ ۳۸

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّ انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۳۰ صفر ۱۴۱۱ ہجری — ۲۰ تبوک ۱۳۶۹ ہش — ۲۰ ستمبر ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ٭

خطبہ جمعۃ المبارک

خلیج کے تنازعے کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کریں

اگر اسلامی ممالک نے اسلامی تعلیم کی پرواہ نہ کی تو خدا کے غضب سے نہ بچ سکیں گے !

عراق کو چاہیئے کہ وہ غیر ملکی فوجوں کی مخالفت کرتے ہوئے عالم اسلام کا متحدہ فیصلہ تسلیم کرنے کا اعلان کرے

عالم عرب کو مَیں یہ نصیحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک خوشخبری کی بناء پر کر رہا ہوں!

(ملخص)

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ ظہور ۱۳۶۹ ہش مطابق ۱۷ اگست ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

شرق اوسط جسے ہم عرف عام میں مشرق وسطیٰ بھی کہتے ہیں، اس کے حالات دن بدن خراب سے خراب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور چونکہ یہ تقریباً تمام تر مسلمان علاقہ ہے، اس لئے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس بارے میں تشویش لازمی ہے۔ اور چونکہ وہ

مقدّس مقامات

جو مسلمانوں کو دنیا میں ہر دوسری چیز سے زیادہ پیارے ہیں یعنی مکّہ اور مدینہ جہاں کسی زمانے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدم پھرا کرتے تھے اور جن کی فضاؤں کو آپؐ کی سانسوں نے معطر اور مبارک فرمایا تھا، وہ ارض مقدسہ بھی ہر طرف سے خطروں اور سازشوں میں گھری ہوئی ہے۔ پس اس لحاظ سے آج سارا عالم اسلام گہرا کرب محسوس کرتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ گہرا کرب درحقیقت جماعت احمدیہ ہی کو ہے۔ کیونکہ آج دنیا میں اسلام کی سچی اور مخلص نمائندگی کرنے والی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جب مَیں کہتا ہوں کہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بے خبر انسان اس سے یہ خیال کرے کہ ایک جھوٹی تعلّی ہے۔ ایک دعویٰ ہے اور ایک ایسی بات ہے جو دوسرے مسلمان فرقوں کو متنفر کرنے والی ہوگی۔ اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہی اسلام کے علمبردار اور ٹھیکے دار بنے پھرتے ہیں۔ گویا ہمیں اسلام سے سچی ہمدردی نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں حالات کا تجزیہ آپ کے سامنے رکھوں گا اس سے یہ بات کھل کر واضح ہو جائے گی کہ آج اگر حقیقت میں اسلام کا درد کسی جماعت کو دنیا میں ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

آج کے زمانے کی سیاست گندی ہو چکی ہے۔ انصاف اور تقویٰ سے عاری ہے۔ وہ مسلمان ریاستیں جو اسلام کے نام پر اپنی برتری کا دعویٰ کرتی ہیں اُن کی وفا بھی آج اسلامی اخلاق سے نہیں۔ اور اسلام کے بلند و بالا انصاف کے اصولوں سے نہیں بلکہ اپنی اغراض کے ساتھ ہے۔ اسی وجہ سے عالم اسلام کے طرز عمل میں آپ کو تضاد دکھائی دے گا۔ اور سوائے جماعت احمدیہ کے جتنے بھی دنیا کے فرقے ہیں آج وہ کسی نہ کسی اسلامی ریاست کے ساتھ دھڑے بنا چکے ہیں۔ اور کسی نہ کسی ایک کو اپنی تائید کے لئے اختیار کر چکے ہیں۔ حالانکہ تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسلامی اقدار سے وفا کی جائے۔ اگر اسلام سے سچی محبت ہو تو محض اُن تقاضوں سے وفا کی جائے جو اسلام کے تقاضے ہیں۔ جو قرآن کے تقاضے ہیں۔ جو

سُنّتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

کے تقاضے ہیں۔ اور ان تقاضوں کی روشنی میں جب ہم موجودہ سیاست پر غور کرتے ہیں تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اخلاق پر نہ مسلمانوں کی سیاست کی بنیاد دکھائی دیتی ہے۔ نہ غیروں کی سیاست کی۔ غیر قومیں انصاف کے نام پر بڑے بڑے دعاوی کر رہی ہیں۔ گویا وہی ہیں جو دنیا میں انصاف کو قائم رکھنے پر مامور کی گئی ہیں۔ اور اُن کے بغیر، اُن کی طاقت کے بغیر انصاف دنیا سے مٹ جائے گا۔ اور مسلمان ریاستیں اسلام کے نام پر بڑے بڑے دعاوی کر رہی ہیں۔ مگر جب آپ تفصیل سے دیکھیں تو انصاف کا یعنی اُس انصاف کا جو قرآن کریم پیش کرتا ہے ایک طرف بھی فقدان ہے اور دوسری طرف بھی فقدان ہے۔

اب جو صورت حال اس وقت ظاہر ہوئی ہے، میں اب خاص طور پر اُس کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ عراق نے کسی شکوے کے نتیجے میں ایک چھوٹی سی ملحقہ ریاست پر حملہ کر دیا۔ اور اس حملے کے نتیجے میں جو مسلمان ریاست پر حملہ تھا آناً فاناً پیشتر اس سے کہ دنیا باخبر ہوتی اس پر مکمل قبضہ کرلیا۔ اور اس کے نتیجے میں اچانک تمام دنیا میں ایک ہیجان برپا ہوا اور وہ لوگ جو اسی قسم کے دوسرے واقعات پر نہ تکلیف محسوس کیا کرتے تھے نہ کسی ہیجان میں مبتلا ہوتے تھے، نہ غیر معمولی مدد کے لئے دوڑے چلے آتے تھے، کویت کے لئے اُن کی ہمدردیاں اس زور سے چمکی ہیں اور اس شدت کے ساتھ اُن کے اندر ہیجان پیدا ہوا ہے کہ اس زمانے کی تاریخ میں اس کی کوئی اور مثال دکھائی نہیں دیتی۔ یہ جو عرصہ اب تک گزر چکا ہے اس کے دیگر حالات پر تو میں مزید روشنی نہیں ڈالنی چاہتا جو اخبار بین لوگ ہیں وہ جانتے ہیں کیا ہو رہا ہے۔ مگر محض اس حوالے سے کہ اسلام کے تقاضے یا اسلامی انصاف کے تقاضوں کا کہاں تک خیال رکھا جا رہا ہے۔ یا کہاں تک موجودہ سیاست ان سے عاری ہے۔ اس پہلو سے میں چند باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے پوری طرح سے بغداد کی حکومت کو غیر مؤثر کرنے اور گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے کے لئے اقدامات شروع کئے تو دن بدن یہ محسوس ہونے لگا کہ یہ عظیم اسلامی مملکت ایسے خطرناک حالات سے دوچار ہونے والی ہے کہ جس سے نبرد آزما ہونا اس کے بس میں نہیں رہے گا۔ اس وجہ سے مجھے بھی لازماً غیر معمولی طور پر تشویش بڑھتی رہی۔ اور میں بڑی گہری نظر سے جائزہ لیتا رہا کہ کس قسم کی گفت و شنید چل رہی ہے اور کیا حل پیش کئے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں جب

شاہ حسین

جو شرق اردن کے بادشاہ ہیں، انہوں نے امریکہ کا دورہ کیا تو پہلے تو یہ خیال تھا کہ کوئی خط لے کر گئے ہیں۔ بعد میں پتہ لگا کہ خط وط تو کوئی نہیں، ویسے ہی وہ کچھ پیغامات لے کر کچھ تجاویز لے کر گئے ہیں۔ اس ضمن میں جو ٹیلی ویژن اور ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے امریکہ کے صدر نے اور عراق کے صدر صدام حسین صاحب نے ایک دوسرے کے لئے زبان استعمال کی یا ایک دوسرے پر الزامات لگائے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالات کتنے ہیجان آمیز ہیں اور کس حد تک دنیا کی عظیم مملکتوں کے سربراہ بھی عام وقار سے اُتر کر گھٹیا باتوں پر آجاتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے اُن کے بیانات سُن کر کہ کس طرح ایک دوسرے کے اوپر غلیظ زبان استعمال کی جارہی ہے۔ جھوٹا، گندے کردار والا، دھوکے باز، اسی قسم کے الفاظ، اور واقعہ اس کے پیچھے یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی ریاست پر جو ایک مسلمان ریاست تھی، ایک بڑی مسلمان ریاست نے قبضہ کیا ہے۔ دنیا میں دوسری جگہ اتنے بے شمار ایسے واقعات اس سے بہت زیادہ خوفناک صورت میں ظاہر ہوئے ہیں اور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کہ اُن کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو یہ واقعہ ان کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن لازماً اس کے پیچھے بہت سے محرکات ہیں۔ جن کے نتیجے میں اس کو اتنا غیر معمولی طور پر اُچھالا گیا بہر حال قبضہ تو ہو چکا۔ اس کے بعد اس قبضے کو ہضم کرنے کا معاملہ تھا اور جتنا شدید ردِ عمل دنیا میں ظاہر ہوا ہے اس کے نتیجے میں عراق کے صدر صدام حسین صاحب نے امریکہ کو یہ کہلا کے بھجوایا کہ اگر تم واقعۃً انصاف چاہتے ہو تو پھر اس سارے علاقے میں انصاف برتا جائے اور ہم تیار ہیں کہ ہم اپنی چھوٹی بھائی ریاست کی حکومت پہلے کی طرح بحال کرتے ہیں۔ جو خاندان اس ریاست پر فائز تھا اُس کے سپرد دوبارہ اس ملک کی باگ ڈور کر دیتے ہیں۔ اور پہلے کی طرح تمام حالات بحال کر دیئے جائیں گے۔ اس علاقے میں اور بھی اس قسم کی باتیں ہیں اور بھی اسی قسم کے ناجائز قبضے ہیں جو تمہارے اتفاق کے ساتھ یا تمہارے اتحاد اور تمہاری سرپرستی کے ساتھ ہوئے ہیں۔ تم اُن کو بھی اس ناجائز تسلط سے آزاد کراؤ۔ مثلاً اُردن کے مغربی ساحل پر

یہود کا جو قبضہ ہے

جسے دن بدن وہ زیادہ مستحکم کرتے چلے جارہے ہیں اور اب روسی مہاجرین کو وہاں آباد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس علاقے پر بھی غیروں کا قبضہ ہے۔ بلکہ ایسے غیروں کا قبضہ ہے جو ہم مذہب بھی نہیں۔ ایسے غیروں کا قبضہ ہے جن سے عرب کو شدید دشمنی ہے۔ اور اس قبضے کو وہ مستقل صورت دیتے چلے جارہے ہیں۔ اور تمہارے مغرب کے اخلاق نے اس ضمن میں کوئی ردِ عمل نہیں دکھایا۔ مغرب کے انصاف کے تصور کے سر پر جوں تک نہیں رینگی۔ اس لئے اُس کو بھی شامل کرو۔ اور پھر سیریا ایک اسلامی ملک ہے اُس نے لبنان میں اپنی فوجیں بھیجیں، وہاں تسلط کیا۔ بار بار جب چاہے وہاں فوجیں بھجواتا ہے اور جو چاہے وہاں کرتا ہے۔ اُس کو بھی باز رکھا جائے۔ اور اس کی فوجوں کو واپسی کے لئے مجبور کیا جائے۔ اس قسم کے یہ واقعات جو اسی علاقے سے تعلق رکھنے والے ہیں اُن کو ساتھ ملا کر غور ہونا چاہیئے۔ جہاں تک صدام حسین صاحب کی اس بات کا تعلق ہے، نہایت معقول ہے اور اگر انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر بات کرنی ہے تو پھر خصوصیت کے ساتھ اس علاقے میں رونما ہونے والے سارے واقعات کو یکجائی صورت میں دیکھنا ہوگا۔

اسی تعلق میں کچھ اور باتیں بھی ہیں۔

صدام حسین صاحب

نے اگر انصاف اور تقویٰ کی نظر سے دیکھا جائے تو کویت پر جو حملہ کیا ہے اس کی کوئی جائز وجہ نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اُس سے کم جائز وجہ یہودیوں کے پاس ہے کہ وہ اُردن کے مغربی ساحل پر قبضہ مستقل بنالیں۔ اور اس علاقے کو ہمیشہ کے لئے ہتھیا لیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بعض مظالم اُن کی طرف منسوب ہوئے۔ مثلاً مغربی پریس نے یہ بات بہت ہی بڑھا چڑھا کر پیش کی کہ ایک شخص، ایک انگریز کو نکلنے کی کوشش میں سرحد سے پار کرتے ہوتے یعنی ملک چھوڑنے کی کوشش میں انہوں نے گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ اس کے مقابل پر لبنان میں یا دیگر علاقوں میں یہود نے جو مسلسل مظالم کئے ہیں اور پھر یہودی ہوائی جہازوں نے

عراق ہی کے ایٹمی پلانٹس کو

جس طرح دن دھاڑے بڑی بے حیائی کے ساتھ تباہ و برباد کیا، ان سارے واقعات کو مغربی دنیا نے نظر انداز کیا ہوا ہے۔ اور اس کے خلاف ایک انگلی تک نہیں اُٹھائی۔ ایک علاقے میں ایک شخص مارا جاتا ہے، اس کے اوپر دنیا کے سارے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن پر شور پڑ جاتا ہے کہ ظلم کی حد ہوگئی ہے۔ ہزارہا بوڑھے، بچے، جوان جو کیمپوں میں بالکل نہتے پڑے ہوتے ہیں۔ اُن کو جب بالکل مظلوم حالت میں تہہ تیغ کر دیا جاتا ہے اور بچوں کے سر پتھروں سے ٹکرا ٹکرا کر پھوڑے جاتے ہیں۔ بلبلاتی ہوئی ماؤں کے سامنے اُن کے بچے ذبح کئے جاتے ہیں اور پھر اُن ماؤں کی باری آتی ہے۔ لبنان کے ایک کیمپ میں اتنا ہولناک واقعہ گزر گیا ہے اور اس پر کسی نے کوئی شور نہیں مچایا۔ تو سوال یہ ہے کہ یہ انصاف کی باتیں ہیں یا اور باتیں ہیں۔ محرکات اگر انصاف پر مبنی ہیں تو پھر انصاف تو ایک ہی نظر سے سب دنیا کو دیکھتا ہے۔ انصاف کے پیمانے بدلا نہیں کرتے۔

اسی طرح عراق میں یہ مشہور کیا گیا کہ بعض انگریز ایئر ہوسٹس (AIR HOSTESSES) کے ساتھ وہاں کے فوجیوں نے انتہائی بہیمانہ سلوک کیا۔ اور اُن کی آبرو ریزی کی۔ اور اس پر بہت شور پڑا ہے۔ کشمیر میں گزشتہ کئی مہینوں سے مسلسل مسلمان عوام اور غریب عورتوں اور بچوں پر شدید مظالم توڑے جارہے ہیں اور آبرو ریزی کے واقعات اس کثرت سے ہو رہے ہیں اور ایسے دردناک واقعات ہیں کہ وہ جو مجھے اطلاعیں ملتی ہیں ان کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دل لرز اُٹھتا ہے کہ ایسے بہیمانہ اور سفاکانہ سلوک بھی دنیا میں کئے جا سکتے ہیں۔ کون سے مغربی ممالک ہیں جنہوں نے اس معاملے پر ہندوستان کو ملامت کا نشانہ بنایا ہو اور کون سا مغربی میڈیا ہے جس نے ان باتوں کو نمایاں کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہو۔ جہاں روزانہ بیسیوں ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے ہیں اور ہوتے چلے جارہے ہیں اُن سے آنکھیں بند ہیں۔ اور یہ واقعہ جو کہا جاتا ہے کہ عراق میں ہوا ہے، اس کے اوپر اتنا شور پڑا اور اس شور کے مدھم ہونے سے پہلے ہی یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ وہ سب جھوٹ تھا اور ایک فرضی بات تھی۔ دوسری طرف عراق بھی جو اسلامی انصاف کے تقاضے ہیں اُن پر پورا نہیں اُتر رہا۔

اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا

کہ خواہ لڑائی ہو اور خواہ جس قوم سے تمہاری لڑائی ہو رہی ہے، اُس قوم سے تعلق رکھنے والے لڑائی کے دوران تمہارے ملک میں آباد ہوں تم ان کو کسی قسم کا HOSTAGE بناؤ، کسی قسم کے سودا بازی کے لئے ان کو استعمال کرو یا اُن پر کوئی ایسا ظلم کرو جو تقویٰ کے خلاف ہے یعنی ظلم فی ذاتہٖ تقویٰ کے خلاف ہے۔ مُراد یہ ہے کہ اُن کے ساتھ ہر قسم کی زیادتی سے اِسلام منع کرتا ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم

کی ساری زندگی اور اس زندگی میں ہونے والے تمام غزوے گواہ ہیں کہ ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہُوا کہ جس قوم کے ساتھ اسلام کی فوجیں برسرِ پیکار تھیں اُن کے آدمی جو مُسلمانوں کے قبضہ قدرت میں تھے اُن سے ایک ادنیٰ بھی زیادتی ہوئی ہو، وہ کلیۃً آزاد تھے۔ جس طرح چاہتے زندگی بسر کرتے اور کسی ایک شخص نے، فردِ واحد نے بھی اُن پر کبھی کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اسلام تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ اگر کوئی پناہ مانگتا ہے تو خواہ وہ دُشمن قوم سے تعلق رکھنے والا ہو اُس) کو پناہ دو لیکن عراق نے اِسلام کے اس اخلاق کے پیمانے کو کلیۃً نظر انداز کرتے ہوئے اعلان کیا کہ تمام برٹش قوم سے تعلق رکھنے والے جو کسی حیثیت سے کویت میں یا عراق میں زندگی بسر کر رہے تھے اور تمام امریکن جو اِن علاقوں میں موجود تھے اُن کو نہ ملک چھوڑنے کی اجازت ہے، نہ اپنے گھروں میں رہنے کی اجازت ہے، وہ فلاں فلاں ہوٹل میں اکٹھے ہو جائیں۔ اِسی طرح دیگر غیر مُلکیوں کو بھی جو اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے ہیں اُن کو بھی باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔

اب ظاہر بات ہے کہ جس طرح یہ معاملہ آگے بڑھ رہا ہے، اِن کو HOSTAGE کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اب یہ بات اپنی ذات میں کلیۃً اسلامی اخلاق تو درکنار، دُنیا کے عام مروّجہ اخلاق کے بھی خلاف ہے۔ اِس لئے

اخلاق ہیں کہاں؟

آج کی سیاست میں کونسا ایسا مُلک ہے خواہ وہ اسلامی ہو یا غیر اِسلامی ہو جس کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہوں کہ یہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پُورا اُترتا ہو یا اسلامی اخلاق کے ادنیٰ معیار پر بھی پُورا اُترتا ہو۔ ہر طرف رخنے ہیں۔ اب حال ہی میں یہ جو یونائیٹڈ نیشنز کے ریزولیوشنز کو بہانہ بنا کر تمام طرف سے عِراق کا BLOCKADE کیا گیا۔ یعنی فوجی اقدام کے ذریعے عراق میں چیزوں کا داخلہ بھی بند کیا گیا۔ اور وہاں سے چیزوں کا نکلنا بھی بند کیا گیا۔ اس میں دو قسم کی اخلاقی زیادتیاں ہوئی ہیں جو بہت ہی خطرناک ہیں۔ ایک یہ کہ

یونائیٹڈ نیشنز نے

ہرگز کھانے پینے کی اور ضروریاتِ زندگی کی اشیاء کو بائیکاٹ میں شامل نہیں کیا تھا۔ دُوسرے یُونائیٹڈ نیشنز نے ہرگز یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ اگر کوئی ملک بائیکاٹ نہ کرنا چاہے تو اُسے زبردستی بائیکاٹ کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اب ان دونوں باتوں میں امریکہ بھی اور انگلستان بھی یہ کھُلی کھُلی دھاندلی کر رہے ہیں۔ ایک طرف عراق پر بداخلاقی کا الزام ہے جو ہم مانتے ہیں کہ اسلامی نقطہ نظر سے بداخلاقی ہے۔ لیکن دوسری طرف اسی دوسرے سانس میں خود ایک ایسی خوفناک بداخلاقی کے مرتکب ہوتے ہیں جو بظاہر ڈپلومیسی کی زبان میں لپٹی ہوئی اور اتنی نمایاں طور پر خوفناک دِکھائی نہیں دیتی مگر امرِ واقعہ یہ ہے کہ بغداد کی حکومت نے جو چار ہزار انگریز اور دو ہزار امریکن یا اس کے لگ بھگ جتنے بھی ہیں اُن لوگوں کو پکڑ کر اپنے پاس HOSTAGE کے طور پر رکھا ہُوا ہے۔ اگر ان کو بالآخر خدانخواستہ ظالمانہ طور پر وہ ہلاک بھی کر دیں تو بھی

یہ ظلم جو انگریز اور امریکہ مل کر عراق پر کر رہے ہیں

یہ اُس سے بہت زیادہ بھیانک جُرم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اب اِس جرم کے دائرے میں یعنی اِس جُرم کے نشانے کے طور پر JORDEN کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

شرقِ اُردن ایک ایسا مُلک ہے جو ہمیشہ مغرب کا وفادار رہا ہے۔ بلکہ قابلِ شرم حد تک وفادار رہا ہے۔ اور سب سے زیادہ وفادار اس علاقے میں جو اسلامی ریاست تھی وہ یہی ریاست تھی۔ ویسے تو وفا میں سعودی عرب ان سے بڑھ کر ہے۔ لیکن اس کا معاملہ صرف وفا کا نہیں۔ سعودی عرب کے تمام مفادات امریکن مفادات کے ساتھ ہم آہنگ ہو چکے ہیں۔ اور ایک ہی چیز کے دو نام بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہاں وفا کا سوال نہیں۔ مگر شرقِ اُردن جو ایک چھوٹا مُلک ہے، یہ واقعۃً ایک لمبے عرصے سے مغربی دُنیا کا مشہور وفادار مُلک چلا آرہا ہے۔ انگریزوں کے ساتھ بھی بڑے گہرے دوستانہ بلکہ برادرانہ مراسم، امریکنوں کے ساتھ بھی اور اب تک ان کی اپنی فہرستوں میں اُن ملک کا نام ہمیشہ سرِ فہرست لکھا جاتا رہا۔ شرقِ اُردن کی مشکل یہ ہے کہ اگر یہ عراق کے ساتھ اِقتصادی بائیکاٹ کرے تو خود مرتا ہے۔ اور اس کے لئے زندگی کا کوئی اور چارہ نہیں رہتا اور پھر اگر اس کے نتیجہ میں عراق اسے بہانہ بنا کر اس پر قبضہ کرنا چاہے تو شرقِ اُردن میں اتنی طاقت بھی نہیں کہ چند گھنٹے اُس کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے اُن کی یہ مجبوری ہے۔ مگر اس مجبوری کو کُلیۃً نظر انداز کرتے ہُوئے مغرب نے شرقِ اُردن کو بھی اپنے جُرم کا نشانہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور یہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ اگر تُم نے عراق کا BLOCKADE کرنے میں ہماری مدد نہ کی تو ہم تمہارا BLOCKADE کریں گے اور اس BLOCKADE میں چونکہ خوراک شامل ہے اِس لئے بے شمار انسانوں کو ایڑیاں رگڑا رگڑا کر بھُوکوں مارنے کا منصوبہ ہے یہاں تک کہ وہ کلیۃً ذلیل اور رُسوا ہو کر اپنے ہر مَوقف سے پیچھے ہٹ جائے۔ خواہ وہ مبنی بر انصاف ہو یا مبنی بر انصاف نہ ہو۔ اور صرف یہی نہیں۔ اس کے بعد اَور بھی بہت سے ارادے ہیں جن کے تصوّر سے بھی اِنسان کی رُوح کانپ اُٹھتی ہے۔

اِس لئے سوال یہ ہے کہ کہاں انصاف ہے؟ مغربی دُنیا چونکہ ڈپلومیسی جس کو اسلامی اصطلاح میں دجل کہا جاتا ہے،

دجل میں ایک درجہ کمال تک پہنچی ہُوئی ہے

آج تک بنی نوعِ انسان میں کبھی دجل کو اس بلندی تک نہیں پہنچایا گیا جس بلندی تک آج کی مغربی دُنیا ڈپلومیسی اور سیاست کے نام دجل کو اپنے عروج تک پہنچا چکی ہے۔ اِس لئے اُن کے جرائم ہمیشہ پردوں میں لپٹے رہتے ہیں۔ ان کی زبان میں سلاست ہوتی ہے۔ اور پروپیگنڈے کے زور سے اپنی باتیں اِس طرح پیش کرتے ہیں کہ ان میں کچھ معقولیت دِکھائی دینے لگتی ہے۔ بہرحال ایک طرف تو یہ حال ہے کہ یہ جو بُحران ہے وہ دن بدن گہرا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور بہت سے خطرات ایسے ہیں جو سر اُٹھا کر ظاہر ہونے لگے ہیں اور بہت سے ایسے خطرات ہیں جو ابھی سر اتنا نہیں اُٹھا سکے کہ عام انسانی نظر اُن کو دیکھ سکے۔ لیکن اگر آپ گہری نظر سے مطالعہ کریں تو آپ کو وہ دکھائی بھی دے سکتے ہیں۔ ہمارا ایک چھوٹا سا مچھلیوں کا تالاب ہُوا کرتا تھا، جب ہم وہاں جاتے تھے تو پہلی نظر سے تو صرف پانی کی سطح دکھائی دیا کرتی تھی۔ پھر وہ مچھلیاں نظر آنے لگتی تھیں جو SURFACE کے قریب یعنی سطح کے قریب آکر ہر کراتی ہیں۔ لیکن جب غور سے دیکھتے تھے تو پھر سطح سے نیچے تہہ تک آہستہ آہستہ وہ مچھلیاں بھی دِکھائی دینے لگتی تھیں جو پہلی اور دوسری نظر میں دِکھائی نہیں دیتی تھیں۔ تو دُنیا کے سیاسی معاملات کا بھی یہی حال ہُوا کرتا ہے۔ ایک سطحی نظر ہے جس سے عوام الناس دیکھتے ہیں۔ کچھ دیر بعد اُن کو وہ سر اُٹھاتی ہوئی مچھلیاں بھی دِکھائی دینے لگتی ہیں۔ لیکن اگر مومن کی نظر سے اور فراست کی نظر سے دیکھا جائے تو پاتال تک کے حالات دِکھائی دینے لگتے ہیں۔ اس پہلو سے ابھی بہت سے خطرات ایسے ہیں جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں ہوئے۔ اور وقت اُن کو ظاہر کرے گا۔ لیکن میری دُعا ہے اور مَیں آپ کو بھی اِس دُعا میں شامل کرنا چاہتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ اِن خطرات کو عالمِ اسلام کے سر سے ٹال دے۔

اَب مُسلمانوں کے گروہوں کا جہاں تک حال ہے یا مُسلمانوں کے ردِّ عمل کا جہاں تک حال ہے یہ ایک نہایت ہی خوفناک اور افسوسناک ردِّ عمل ہے۔ مَیں نے ایک پچھلے خطبے میں یہ بات بہت کھول کر عالمِ اسلام کے سامنے پیش کی تھی اور اخباروں میں بھی وہ بیان جاری کئے خواہ وہ شائع ہُوئے یا نہ ہُوئے لیکن

مَیں نے ہدایت کی تھی کہ مُسلمان سربراہوں کو

اُن ہدایات کا خلاصہ یا اُن مشوروں کا خُلاصہ ضرور بھجوا دیا جائے۔ خلاصہ اس کا یہ تھا کہ قرآن کی تعلیم کی طرف لَوٹیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم یہ فرماتا ہے کہ

اِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

(سُورۃ النساء: آیت ۶۰)

جب تم آپس میں اختلاف کیا کرو تو محفوظ طریق کار یہی ہے جس میں امن ہے کہ خدا اور اس کے رسُول کی طرف بات کو لَوٹایا کرو۔ قرآن اور سُنت جس طرف چلنے کا مشورہ دیں اسی طرف چلو۔ اور اسی میں تمہارا امن ہے۔ اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ دُنیا کے سیاستدانوں کے ساتھ جوڑ توڑ کر کے اپنے معاملات طے کرنے کی کوشش کرو، قرآنی تعلیم کی طرف لَوٹو اور قرآنِ کریم نے جو طریقِ کار واضح طور پر کھول کر بیان فرمایا ہے اس سے روشنی حاصل کرو۔ اور وہ یہ ہے کہ صرف ایک قوم کے مسلمان نہیں بلکہ ہر ایسے جھگڑے کے وقت جس میں دو مسلمان ممالک ایکدوسرے سے برسرِ پیکار ہونے والے ہوں، تمام مسلمان ممالک اکٹھے ہو کر سر جوڑ کر اُس ایک مُلک پر دباؤ ڈالیں جو شرارت کر رہا ہو اُن کے نزدیک، اور پھر انصاف کے ساتھ اُن دونوں کے معاملات میں صُلح کرانے کی کوشش کریں۔ اگر اس کے باوجود صُلح نہ ہو اور ایک دُوسرے پر حملہ کرتا ہے تو یہ مُسلمان ممالک کا کام ہے کہ وہ اس ایک مُلک کا مقابلہ کریں اور

غیروں سے مدد کا کہیں ذکر نہیں فرمایا گیا

اگر اس تعلیم کو پیشِ نظر رکھا جاتا تو آج جو یہ حالات بد سے بدتر صُورت اختیار کر چکے ہیں اور نہایت ہی خطرناک صُورت اختیار کر چکے ہیں ان کی بالکل اَور کیفیت ہوتی۔

قرآنِ کریم کی اس تعلیم سے مَیں یہ سمجھتا ہُوں اور مجھے کامل یقین ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ایک مُسلمان مُلک خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اُس کے مقابل پر سارے مُسلمان ممالک مِل کر یہ اجتماعی طاقت ضرور رکھیں گے اور ہمیشہ رکھتے رہیں گے کہ اگر وہ اپنی ضد پر قائم ہو تو اُسے بزور دبا دیا جائے اور اس کی انا توڑنے پر اُسے مجبُور کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرآنِ کریم یہ تعلیم نہ دیتا۔ یہ ایسی واضح اور قطعی تعلیم ہے جس میں اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ کوئی اسلامی مُلک خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اگر وہ سرکشی دِکھاتا ہے اور تم باقی مُسلمان ممالک قرآنی تعلیم کے مطابق معاملات طے کرانے کی کوشش کرتے ہو اور وہ ضد کرتا ہے اور بغاوت اختیار کرتا ہے تو تمہاری اجتماعی طاقت اُسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبُور کر دے گی۔

یہ خوشخبری ہے جو قرآنِ کریم نے ہمیشہ کے لئے دی ہے

اور یہ خوشخبری آج بھی صادق آتی ہے۔ اگر اس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ لیکن صُورتِ حال یہ ہے کہ نہ صرف سعودی عرب نے اپنے سرپرستوں کو فوری طور پر مداخلت کی دعوت دی اور ان کی فوجیں یعنی امریکہ کی اور انگلستان کی فوجیں وہاں پہنچنی شروع ہوئیں بلکہ تمام دُنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کو انہوں نے مجبور کیا یا آمادہ کیا۔ ان بڑی طاقتوں نے کہ وہ بھی کچھ نہ کچھ حصّہ ڈالیں۔ چنانچہ مشرقِ بعید سے بھی، دور دور سے کچھ نیول یُونٹس یا ہوائی جہازوں کے یُونٹس یا کچھ فوجی ہر طرف سے وہاں پہنچنے شروع ہوئے تاکہ تمام دُنیا ایک طرف ہو جائے اور عراق اور اس کا ایک آدھ ساتھی، شرقِ اُردن کو ایک طرف کر دیا جائے۔ اور اب تک یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ سب دفاعی اقدامات ہیں اور خطرات کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ان کی حد بندی کی جا رہی ہے۔ دُوسرا اس کا پہلو یہ ہے کہ اکثر مسلمان ممالک ان بڑے ممالک کے دباؤ کے نیچے آ کر مجبُور ہو چکے ہیں یا اپنی خود غرضیوں کی وجہ سے اس بات پر بطیبِ خاطر شرحِ صدر کے ساتھ آمادہ ہو چکے ہیں کہ وہ بھی اپنی فوجیں وہاں بھیجیں۔ یہاں تک کہ پاکستان کی حماقت کی حد ہے کہ پاکستان بھی ان مسلمان ممالک میں شامل ہو گیا ہے جس نے سعودی عرب سے اپنی فوجیں بھجوانے کا وعدہ کیا ہے۔ یعنی ایسی فوج جو امریکہ اور انگلستان کی فوجوں کے ساتھ مِل کر مسلمان مُلک عراق کے ساتھ لڑے گی۔

یہ صورتِ حال بہت زیادہ سنگین ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور یہ خیال کرنا کہ یہ ساری کارروائیاں اور اتنی بڑی تیاریاں صرف سعودی عرب کو بچانے کے لئے کی جا رہی ہیں، بہت پرلے درجے کی حماقت ہوگی۔ اس سے زیادہ سادگی نہیں ہو سکتی کہ انسان یہ خیال کرے کہ اتنے بڑے ہنگامے جو دُنیا میں برپا ہو رہے ہیں، تمام ہر طرف سے نیول BLOCKADE ہو رہے ہیں اور نہایت خطرناک قسم کے جنگی طیارے جو آج تک کبھی کسی محاذ پر استعمال نہیں ہوئے وہ بھی وہاں پہنچائے جا رہے ہیں۔ اور جدید ترین جنگی ہتھیار وہاں اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

یہ صرف سعودی عرب کو عراق سے بچانے کے لئے کیا جا رہا ہے

مجھے جو خطرہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ سعودی عرب کے بہانے عراق کو چاروں طرف سے کلیتہً نہتا کرنے کے بعد اسرائیل کو اجازت دی جائے گی کہ وہ عراق پر حملہ کرے اور JORDEN نے اگر یہی رستہ اختیار کیا جو اس وقت اختیار کئے ہُوئے ہے یعنی اپنی مجبُوری کی وجہ سے عراق کے ساتھ ہے تو اُن کے لئے یہ بہت بڑا بہانہ موجود ہے کہ اس وجہ سے کہ JORDEN ان کے ساتھ شامل نہیں ہو رہا JORDEN کو سزا دی جائے۔ اور اس کی سزا یعنی بقیہ آدھی سزا یہ ہوگی کہ جس طرح اُردن کے مغربی کنارے پر یہود قابض ہو گئے، JORDEN کے باقی علاقے پر بھی جس حد تک ممکن ہے یہود قابض ہو جائیں۔ اور جس حد تک تیزی کے ساتھ عراق وہاں پہنچ سکتا ہے اُس کے کچھ علاقے پر عراق قابض ہو جائے اور اس کے بعد پھر عراق کو شدید سزا دی جائے۔

اس ضمن میں یہ خطرہ ہے

کہ کچھ عرصے تک یہ دباؤ بڑھایا جائے گا۔ اور بھُوک سے مجبُور کر کے ان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبُور کیا جائے گا۔ اور اس دوران اگر کسی وقت مناسب سمجھا گیا تو ایک اشارے پر اسرائیل کو اجازت دی جا سکتی ہے اور یہ سب کہہ سکتے ہیں کہ ہم تو مسلمان فوجوں کے ساتھ مِل کر یہاں حفاظت کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارا تو اس میں دخل ہی کوئی نہیں۔ اور ہمارے ان فوجی اقدامات کے ساتھ تمام عالمِ اسلام کا اتفاق شامل ہے۔ اور ہماری طرف سے تو کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ یہ عراق اور اسرائیل کے درمیان کے معاملات ہیں۔ یہ آپس میں طے کرتے رہیں۔ ہم تو بیچ میں دخل نہیں دیں گے۔ اور مسلمان ممالک کی فوجیں چونکہ یہاں منتقل ہو چکی ہوں گی اس لئے دوسرے مُسلمان ممالک اگر چاہیں بھی تو الگ ہو کر اسرائیل کے مقابلے کے لئے عراق کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے۔ اگر یہ نہ ہو تو اس کے علاوہ بھی یہ خطرہ بڑا حقیقی ہے کہ عراق کے ساتھ ایسا خوفناک انتقام لیا جائے گا کہ اسے پُرزہ پُرزہ کر دیا جائے گا۔ اور جب تک ان کے انتقام کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوگی، جب تک یہ اُبھرتا ہُوا مُسلمان مُلک جو اس علاقے میں ایک غیر معمولی طاقت بن رہا ہے اسے ہمیشہ کے لئے نیست و نابُود نہ کر دیا جائے، یہ ارادے پہلے اسرائیل میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور مَیں اسرائیل کے جو بیانات پڑھتا رہا ہوں اُن سے مجھے یقین ہے کہ بہت دیر سے اسرائیل جو یہ پروپیگنڈا کر رہا تھا کہ

اسرائیل کو عراق سے خطرہ ہے

یہ ساری باتیں اس کا شاخسانہ ہیں۔ کِس طرح عراق کو آمادہ کیا گیا کہ وہ کویت پر قبضہ کرے اور پھر یہ سارا سلسلہ جاری ہو۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ایسے وقت اتفاقی نہیں ہُوا کرتے۔ اور ان کے پیچھے کچھ محرکات ہوتے ہیں۔ کچھ زیرِ زمین سازشیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ کہیں C.I.A. کے ایجنٹ ہیں۔ کہیں دوسرے ایسے غدّار ملک کے اندر موجود ہیں جو غیر ملکی بڑی بڑی طاقتوں کی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے میں نہایت حکمت کے ساتھ دبی ہُوئی خفیہ کارروائیاں کرتے ہیں۔ اور ان کارروائیوں کا ذکر قرآنِ کریم کی سُورۃُ النّاس میں موجود ہے کہ خنّاس وہ طاقتیں ہیں جو ایک شرارت کا بیج بو کر خود پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ اور کچھ پتہ نہیں لگتا کسی کو کہ کہاں سے بات شرُوع ہُوئی۔ کیوں ہوئی۔ کوئی بڑی حماقت سرزد ہوئی ہے تو کون ذمّہ دار ہے۔ لیکن درحقیقت ان کے پیچھے بعض بڑی بڑی قومیں ہُوا کرتی ہیں۔ پس اس پہلو سے یہ حالات نہایت ہی خطرناک صُورت اختیار کر چکے ہیں۔

اب آپ

عالَمِ اسلام کا تاریخی پس منظر

میں جائزہ لے کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کبھی بھی اسلام کی قُوّت کو بعض مُسلمان ممالک کے شامل ہُوئے بغیر نقصان نہیں پہنچایا جا سکا۔ ساری اسلامی تاریخ کھلی کھلی اس بات کی گواہ پڑی ہے کہ جب بھی مغربی طاقتوں نے مُسلمان طاقت کو

ابھرنے سے روکا ہے یا ویسے کسی ظاہری یا مخفی جنگی کارروائی کے ذریعہ ان کو پارہ پارہ کیا ہے یا نقصان پہنچایا ہے تو ہمیشہ بعض مسلمان ممالک کی تائید اُن لوگوں کو حاصل رہی۔ میں اس تاریخ کا مختصر ذکر آپ کے سامنے رکھتا ہوں، صرف نکات کی صورت میں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں الٓمٓ کے اعداد پر بحث کرتے ہوئے یہ لطیف نکتہ بیان کیا سب سے پہلے فرمائی کہ ان آیات میں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان اعداد میں اسلامی تاریخ کے ساتھ ساتھ کوئی تعلق موجود ہے اور ان کے اعداد ۲۷۱ بنتے ہیں اور ۲۷۱ وہ سال ہیں جو پہلی تین نسلوں کے گذرنے کے سال ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خوشخبری دی تھی کہ یہ نسلیں یعنی میری نسل اور پھر اس کے بعد کی نسل اور پھر اس کے بعد کی نسل یہ محفوظ ہوں اور محفوظ نسلیں ہیں۔ ان کا بھی کم و بیش وقت ۲۷۱ سال پر جاکر پورا ہوتا ہے۔ یہ وہ خطرناک سال ہے جس میں عالم اسلام کے انحطاط کی بنیادیں کھودی گئیں اور آئندہ سے پھر عالم اسلام میں جو افتراق پیدا ہوا ہے اور مختلف جگہ انحطاط کے آثار پیدا ہوئے ہیں دراصل ان کا آغاز اسی سال میں ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جو

دو بڑے اہم واقعات سنگ میل کے طور پر

پیش فرمائے ہیں وہ یہ ہیں کہ ۲۷۱ میں سپین کی اسلامی مملکت نے پوپ کیساتھ یہ معاہدہ کیا کہ بغداد کی حکومت کو تباہ کرنے میں اور ان کو شکست دینے میں پوپ سپین کی اسلامی مملکت کی تائید کرے گا اور اس زمانے میں چونکہ پوپ کا اثر مغربی سیاسی دنیا پر غیر معمولی طور پر زیادہ تھا بلکہ بعض پہلوؤں سے یہ کہا جاسکتا کہ پوپ ہی کی حکومت تھی۔ اس لئے یہ ایک بہت ہی بڑا خطرناک معاہدہ تھا اور یہ ایسی سازش تھی جیسے آج سعودی عرب تمام مغربی طاقتوں کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کرے کہ ایک اسلامی ملک کو تباہ کر دیا جائے اور وہ اسلامی ملک پھر وہی ملک ہو جس کا دار الخلافہ بغداد ہے۔ دوسری طرف بغداد نے ۲۷۲ یا ۲۷۳ ہجری میں قیصر روم کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ قیصر روم اور بغداد کی حکومت یعنی عراق کی حکومت اُس وقت تو عراق اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ عراق کے علاوہ بھی اسلامی مملکت پھیلی ہوئی تھی، اس لئے اس زمانے کی اسلامی حکومت کو بغداد کی حکومت کہنا ہی زیادہ موزوں ہے تو بغداد کی حکومت اور قیصر روم کی طاقت مل کر سپین کی اسلامی مملکت کو تباہ کر دیں گے۔ پس یہ وہ سال ہے جو آئندہ کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے مسلمانوں کے امن کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہلاکتوں کے رستے کھولنے والا سال تھا اور اس کے بعد جب بھی بڑے بڑے واقعات اسلامی مملکتوں پر گذرے ہیں، ہمیشہ غیروں کی سازشوں میں بعض مسلمان ممالک ضرور شامل رہے ہیں۔

ہلاکو خان کے ذریعے

۱۲۵۸ میں بغداد کو تباہ کروایا گیا یعنی تقدیر نے کروایا یا جو بھی حالات تھے اُن میں بھی تاریخ سے ثابت ہے کہ اس وقت المستعصم جو آخری عباسی خلیفہ تھا اور بہت کمزور ہو چکا تھا، اُس کے وزیر اعظم نے یا وزیر نے مجھے جہاں تک یاد ہے غالباً وزیر اعظم تھے اور وہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور وہ ناراض تھے المستعصم سے اس وجہ سے کہ انہوں نے بعض نہایت ظالمانہ کارروائیاں شیعوں کے خلاف کیں۔ یہ درست ہے کہ وہ کارروائیاں ظالمانہ تھیں۔ اُن کا کوئی حق المستعصم کو نہیں پہنچتا تھا لیکن اس کا بدلہ انہوں نے اس طرح اتارا کہ ہلاکو خان جو اپنے تسخیر کے ایک دورے پر تھا لیکن یہ خوف محسوس کرتا تھا کہ بغداد پر حملہ کرنا شاید معقول نہ ہو اور شاید اس کے اچھے نتائج نہ نکلیں اس کو اس وزیر نے پیغام بھجوایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اس مملکت کا صرف رعب ہی رعب ہے اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے اور بعض اور ایسے اقدامات کیے جن کے نتیجے میں فوج کو منتشر کروا دیا گیا۔ زیادہ جو فوج رکھی گئی تھی اس کے متعلق بادشاہ کو کہا گیا کہ خزانہ اس کا بار برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کو ختم کردو۔ کچھ فوج کو ایسی سرحدوں کی طرف بھجوا دیا گیا جہاں سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ غرضیکہ ہلاکو خان کو دعوت دے کر بلوایا گیا اور وہ جو بے انتہا خوفناک بربادی بغداد کی اور اس اسلامی حکومت کی ہوئی ہے اس کی تفاصیل میں جانے کا موقعہ نہیں۔ اکثر لوگوں نے یہ واقعات سنے ہوں گے اور اس پر بعض دردناک ناول بھی لکھے گئے بہرحال یہ دنیا کا ایک معروف ترین تاریخی واقعہ ہے۔

یہ واقعہ ۶۳۷ ہجری میں گزرا ہے اور اس وقت بھی ایک مسلمان ملک کے اندر سے بعض مسلمانوں نے غیر قوموں سے سازش کر کے بغداد پر حملہ کروایا اس کے بعد

تیمور لنگ کے ہاتھوں

۱۳۸۶ میں بڑی بھاری تباہی مچائی گئی اور اس وقت بھی مسلمانوں کے نفاق اور افتراق کا نتیجہ تھا کہ تیمور لنگ کو یہ موقعہ میسر آیا کہ وہ ایک دفعہ پھر بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دے اور اس مملکت کو تباہ و برباد کر دے۔

تیسری دفعہ ترکوں کے ہاتھوں ۱۶۳۸ میں

بغداد کی حکومت کو برباد کیا گیا اور یہ بھی مسلمان حکومت تھی جو مسلمان حکومت کے خلاف برسر پیکار تھی۔ اس کے بعد ترکوں کی حکومت کو برباد کرنے کے لئے انگریزوں نے سعودی عرب کے اُس خاندان اور سعودی عرب کے اُس فرقے سے مدد حاصل کی جو اس وقت سعودی عرب پر قابض ہے۔ اور اس زمانے میں کویت جس پر اب عراق نے حملہ کیا ہے۔ ان کا نمایاں طور پر ممد و مددگار تھا۔ چنانچہ انکی کوششوں سے یعنی اگر سعودی عرب کے موجودہ خاندان کو جو ایک سیاسی خاندان تھا اور ان کا قبیلہ اور فرقہ وہابیہ اکٹھے ہو کر انگریز کی تائید نہ کرتے اور اگر کویت میں بسنے والے قبائل ان کی مدد نہ کرتے تو ترکی حکومت کو عالم اسلام سے ختم نہیں کیا جاسکتا تھا۔ عرب ازم کے تصور کو اٹھایا گیا اور بھی بہت سی کارروائیاں ہیں۔ یہ لمبی کہانی ہے مگر اس وقت بھی ایک غیر طاقت نے بعض مسلمانوں کو استعمال کر کے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی حکومت کو برباد کیا یعنی پہلے ترکی نے عراق کو، بغداد کی حکومت کو تباہ کروایا گیا۔ اب پھر ویسے ہی حالات درپیش ہیں۔ اب پھر سعودی عرب کی مدد سے اور تائید سے اور ارد گرد کی ریاستوں کی تائید اور مدد کے ساتھ ایک بڑی اسلامی مملکت کو بہت ہی سخت خطرہ درپیش ہے اور جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے۔

ان قوموں نے فیصلہ کر لیا ہے

کہ اس دفعہ عراق کو ایسی خوفناک سزا دی جائے اور ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ پھر بیسیوں سال تک کوئی مسلمان ملک ان قوموں کے خلاف سر اٹھانے کا یا ان سے آزادی کا تصور بھی نہ کر سکے۔ اور اس میں سب سے بڑا محرک اسرائیل ہے کیونکہ اسرائیل بڑے عرصے سے یہ شور مچا رہا ہے کہ ہمیں عراق کی طرف سے کیمیائی حملے کا خطرہ ہے اور ہماری چھوٹی سی ریاست ہے۔ اگر عراق کیمیاوی حملہ کرے تو ہم صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔

پس جو بھی خطرہ تھا وہ حقیقی تھا یا غیر حقیقی اور اس کی ذمہ داری کس پر ہے اس بحث میں جائے بغیر یہ بات بہرحال قطعی اور یقینی ہے کہ سب سے بڑا ان حالات کا محرک اسرائیل ہے۔ اور اسرائیل کے مفادات ہیں اور اس وقت تمام عالم اسلام گویا اسرائیل کے مفادات کی حفاظت کے لئے کھڑا ہو چکا ہے اور اس کے مقابل پر ایک ایسے اسلامی ملک کو برباد کرنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے جس کی یقیناً بعض حرکتیں غیر اسلامی تھیں اور تقویٰ اور انصاف کے خلاف تھیں۔ لیکن اس کے باوجود اس بات کا سزاوار تو نہیں کہ اس کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ اور برباد کر دیا جائے انصاف کے خلاف ساری دنیا میں حرکتیں ہو رہی ہیں۔ اس سے بہت زیادہ حرکتیں ہو رہی ہیں۔ اور کوئی بڑی طاقت اُس کے لئے اپنی چھوٹی انگلی بھی نہیں ہلاتی۔ اس لئے جو کچھ یہ کر رہے ہیں یہ انصاف کی خاطر نہیں کر رہے

گہری دشمنیاں ہیں

بعض انتقامات انہوں نے لینے ہیں اور یہ حملہ حقیقت میں اسلام پر حملہ ہے۔ گو بظاہر ایک ایسے اسلامی ملک پر حملہ ہے جس کی اپنی حرکتیں بھی اسلامی نہیں رہیں۔ پس یہ دشمنیاں بہت گہری ہیں۔ اور تاریخی نوعیت کی ہیں۔ اور یہ فیصلے بہت اونچی سطح پر کئے گئے ہیں کہ اس وقت ملک

دنیا میں سب سے بڑی طاقت کے طور پر عراق ابھر رہا ہے۔ اگر اسے ابھرنے دیا گیا تو بعید نہیں کہ یہ ارد گرد کی ریاستوں کو ہضم کرنے کے لئے ایک متحدہ عالم اسلام مشرق اوسط میں پیدا کر دے جس میں ساری دنیا کی تیل کی دولت کا ایک معتدبہ حصہ موجود ہو۔ اور اقتصادی لحاظ سے اس میں یہ صلاحیت موجود ہوگی کہ وہ باقی تمام باتوں میں بھی خود کفیل ہو جائے اور پھر غیر معمولی بڑی فوجی طاقت بن کر ابھرے یہ ان کے خطرات ہیں۔ خطرات کچھ بھی ہوں آج یہ سب سے بڑا خطرہ جو عالم اسلام کو دکھائی دینا چاہیئے وہ یہ ہے کہ مسلمان ممالک کی تائید اور نصرت اور پوری حمایت کے ساتھ ایک ابھرتی ہوئی اسلامی مملکت کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور خود اس میں اس مملکت کے ارباب حل و عقد ذمہ دار ہیں۔ ایسی صورت میں کیا ہو سکتا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی وقت اتنا نہیں گزر چکا کہ حالات کو سنبھالا نہ جا سکتا ہو۔ لیکن مسلمانوں کے لئے سوائے اس کے کہ خدا اور رسول کی طرف لوٹیں اور کوئی نجات اور امن کی راہ نہیں ہے۔

جہاں تک عراق کا تعلق ہے۔

ان کے لئے سب سے پہلی بات تو یہ ضروری ہے کہ اسلامی اخلاق کو مجروح نہ کریں اور اور زیادہ دنیا میں اسلام کو تضحیک کا نشانہ نہ بنائیں۔ وہ غیر ملکی جو اس وقت ان کی پناہ میں ہیں خواہ ان کا تعلق امریکہ سے ہو یا انگلستان سے ہو یا پاکستان سے ہو۔ ان کو کھلی آزادی دیں کہ جہاں چاہو، جاؤ ہمارا تم پر کوئی حق نہیں ہے۔ ہماری ان ملکوں سے اگر لڑائیاں ہیں تو ہم اُس سے نپٹیں گے۔ یا اپنے معاملات کو طے کریں گے مگر تم اپنی ذات میں معصوم ہو اور ہماری امانت ہو۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے ہر غیر ملکی اس ملک میں امانت ہوا کرتا ہے۔ جس میں وہ کسی وجہ سے جاتا ہے۔ خواہ اس ملک کی اس غیر ملکی کے ملک سے لڑائی بھی چھڑ جائے تب بھی وہ امانت رہتا ہے۔ پس اس امانت میں خیانت کا نہایت ہولناک نتیجہ نکلے گا ان کی انتقام کی آگ جو پہلے ہی بھڑک رہی ہے۔ وہ اتنی شدت اختیار کر جائے گی کہ وہ لکھوکھہا معصوم مسلمانوں کو بھسم کر کے رکھ دے گی۔ حکومت کے سربراہ اور اس سے تعلق رکھنے والے تو چند لوگ ہیں جو مارے جائیں گے۔ وہ مسلمان معصوم عوام مارے جائیں گے۔ جنگ کے ایندھن بھی وہی بنیں گے اور جنگ کے بعد کے انتقامات کا نشانہ بھی انہیں کو بنایا جائے گا۔ اس لئے سوائے اس کے کہ

عراق کی حکومت تقویٰ سے کام لیتے ہوئے

اسلامی تعلیم کی طرف لوٹے۔ اس کے لئے امن کی کوئی راہ کھل نہیں سکتی یہ قدم اٹھائے اور دوسرے عالم اسلام کو یہ پیغام دے کہ میں پوری طرح تیار ہوں تم جو فیصلہ کر دیں اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ اور ہر گز رنج دیتا ہوں کہ کویت سے میں اپنی فوجوں کو واپس بلاؤں گا۔ امن بحال ہو گا لیکن

شرط یہ ہے کہ فیصلہ عالم اسلام کرے

اور غیروں کو اس میں شامل نہ کیا جائے۔ اگر یہ تحریک زور کے ساتھ چلائی جائے اور عالم اسلام کے ساتھ جس طرح ایران سے صلح کرتے وقت نہایت لمبی جنگ کے اور خونریزی کے بعد جس میں ملینز ہلاک ہوئے یا زخمی ہوئے جو علاقہ چھینا تھا وہ واپس کرنا پڑا۔ اگر یہ ہو سکتا ہے تو خونریزی سے پہلے کیوں ایسا اقدام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوسرا قدم عراق کے لئے ضروری ہے کہ کویت سے اپنا ہاتھ اٹھا لے۔ اور عالم اسلام کو یقین دلائے کہ جس طرح میں نے ایران سے صلح کی ہے اسلام دشمن طاقتوں سے نبرد آزما ہونے کی خاطر ان کے ظلم سے بچنے کے لئے میں تم سب سے صلح کرنی چاہتا ہوں اور یہ ظلم صرف ہم پر نہیں ہوگا بلکہ سارے عالم اسلام پر ہوگا۔ اسلام کی طاقت بیسیوں سال تک بالکل کچلی جائے گی اور اسلامی مملکتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی اور کاملۃً غیروں پر انحصار کرنا پڑے گا۔ اتنے خوفناک بادل اس وقت گرج رہے ہیں۔ اور ایسی خوفناک بجلیاں چمک رہی ہیں کہ اگر ان لوگوں کو نظر نہیں آ رہی تو میں حیران ہوں کہ کیوں ان کو دکھائی نہیں دیتیں اگر ان کا شور سنائی دے رہا ہے نہ ان کو خطرات دکھائی دے رہے ہیں اور جاہلوں کی طرح دو حصوں میں بٹ کر ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو رہے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ عراق یہ پیغام دے اور بار بار یہ پیغام ریڈیو ٹیلی وژن کے اور پر نشریات کے ذریعہ تمام عالم اسلام میں پہنچایا جائے کہ ہم واپس ہونا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے عالم اسلام کی عدالت کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ لیکن غیروں کو شامل نہ کرو۔

یہ ایک ایسی اپیل ہے جس کے نتیجے میں تمام مسلمان ملکوں کے عامۃ الناس کی ہمدردی کے ساتھ عراق کے حق میں اٹھے گی کہ یہ حکومتیں جو ارادۃً بدنیتوں کی وجہ سے بھی غیروں کے ساتھ تعلقات بڑھانے پر مجبور ہیں وہ بھی مجبور ہو جائیں گی کہ اس اپیل کا صحیح جواب دیں اور اگر نہیں دیں گی تو پھر اگر یہ خدا کی خاطر کیا جائے اور خدا کی تعلیم کے پیش نظر اسلامی تعلیم کی طرف لوٹا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ خود ضامن ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ عراق کی ان خطرات سے حفاظت فرمائے گا۔ جو خطرات اس وقت عراق کے سر پر منڈلا رہے ہیں۔

ہماری تو ایک درویشانہ اپیل ہے۔

ایک غریبانہ نصیحت ہے اگر کوئی دل اسے سنے اور سمجھے اور قبول کرے تو اس کا اس میں فائدہ ہے۔ کیونکہ یہ قرآنی تعلیم ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور اگر تکبر اور رعونت کی راہ سے ہماری اس نصیحت کو رد کر دیا گیا تو میں آج آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اتنے بڑے خطرات عالم اسلام کو درپیش ہونے والے ہیں کہ پھر مدتوں تک سارا عالم اسلام نوحہ کناں رہے گا۔ اور روتا رہے گا۔ اور دیواروں سے سر ٹکراتا رہے گا۔ اور کوئی چارہ نہیں جائے گا۔ کوئی پیش نہیں جائے گی کہ ان کھوئی ہوئی طاقتوں اور وقار کو حاصل کر لیں جو اس وقت عالم اسلام کا دنیا میں بن رہا ہے۔ اور بن سکتا ہے۔ عملاً اس وقت مسلمان ممالک ایک ایسی منزل پر پہنچ چکے ہیں جہاں سے اگر خاموشی اور حکمت کے ساتھ اور فساد مچائے بغیر وہ قدم آگے بڑھائیں تو اگلے دس یا پندرہ سال کے اندر عالم اسلام اتنی بڑی طاقت بن سکتا ہے کہ غیر اس کو ٹیڑھی نظر سے نہیں دیکھ سکیں گے اور چاہیں بھی تو ان کی پیش نہیں جائیگی اور اگر آج ٹھوکر کھائی آج غلطی کی تو ایک ایسی خطرناک منزل ہے کہ یہاں سے پھر ٹھوکر کھا کر ایک ایسی غار اور ایسی تباہی کے گڑھے میں بھی گر سکتے ہیں جہاں سے پھر واپسی ممکن نہیں رہے گی

اس کے ساتھ ہی میں جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ وہ بہت ہی سنجیدگی اور درد دل کے ساتھ دعائیں کریں۔ مسلمان ممالک ہم سے جو بھی زیادتیاں کرتے ہیں یا کرتے رہے ہیں یا آئندہ کریں گے یہ ان کا کام ہے کہ وہ خدا کو خود جواب دیں گے مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ ہم اسلام کے وفادار ہیں اور اسلامی قدروں کے وفادار ہیں ہمیں اس بات سے کوئی خوف نہیں کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے کسی مسلمان ملک کی غلطی کی نشاندہی کر کے اُس سے عاجزانہ درخواست کریں کہ اپنی اصلاح کرو اور اُس کے نتیجہ میں خواہ وہ ہمارا دشمن ہو جائے یا ہم سے بعد ازاں انتقامی کارروائیوں کی سوچے۔ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کیونکہ ہمارا یہ طرز عمل خالصۃً للہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آج اسلام کی روح قرآن اور سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں ہے۔ اگر قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت سے محبت ہے تو لازماً اس روح کی ہمیں حفاظت کرنی ہوگی۔ اور اس روح کی حفاظت کے لئے تمام دنیا کے احمدی ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ حق بات سے وہ باز نہیں آئیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو حق بات سے باز نہیں رکھ سکتی اور ایسی حق بات جو سراسر کسی کے فائدہ میں ہو اگر اس سے کوئی ناراض ہوتا ہو پھر ہماری پناہ ہمارے خدا میں ہے ہمارا توکل ہمارے مولیٰ پر ہے۔ اور ہمیں دنیا کی سیاستوں سے کوئی خوف نہیں ہے۔

اس ضمن میں

میں آپ کو ایک خوشخبری بھی دینی چاہتا ہوں

کہ جو نصیحت میں نے کی ہے یہ نصیحت حقیقت میں آج میرے مقدر میں تھی کہ میں پیش کروں اور خدا نے اسکا آج سے بہت پہلے فیصلہ کر لیا تھا چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ حمامۃ البشریٰ میں یہ لکھتے ہیں کہ

اِنَّ رَبِّیْ قَدْ بَشَّرَنِیْ فِی الْعَرَبِ وَاَلْھَمَنِیْ اَنْ اَمُوْنَھُمْ وَاُرِیْھُمْ طَرِیْقَھُمْ

بدرؔ کے خصوصی معاونان

محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب ایم۔ڈی۔ ایف۔آر۔سی۔ ایس۔ U.S.A. کا خط

مکرمی محترمی جناب عبدالحق صاحب فضل ایڈیٹر بدرؔ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ بمعہ احباب جماعت درویشان قادیان خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے رکھے۔ چند ماہ سے مسلسل کوشش کر رہا تھا کہ اخبار بدرؔ کی ایک بڑی خریدار جماعت تیار ہو جائے۔ کئی سالوں سے مَیں دوستوں سے چندہ وصول کر کے بھجوا رہا ہوں۔ اس سال بھی چند دوستوں کو تیار کیا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ تمام امریکہ یورپ کے ہر شہر کے صدر کو لکھیں کہ وہ اپنے اپنے شہر کے اکثر احباب کو بدرؔ لگوائیں۔ اس طرح یہ ایک عظیم اخبار جو ملفوظات کے علاوہ جماعت کی خبروں اور بہت عمدہ مضامین سے پُر ہوتا ہے اس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں۔ الحمدللہ جس دن بدرؔ ملتا ہے۔ خاکسار اخبار پڑھ کر اور سب اعلانات دُعا پڑھ کر اپنے پیارے احمدی بھائیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کر کے سوتا ہے۔

بہر حال خاکسار ۱۲۰۰ ڈالر اپنی طرف سے اور تین ۳ صد ڈالر چند احباب کی طرف سے بھیج رہا ہے (ان کے ایڈریس بھی منسلک ہذا ہیں) ان دوستوں کے نام بدرؔ جاری کر دیں۔

میری طرف سے آپ ہندوستان کے اُردو بولنے والے علاقہ کے کالجز یونیورسٹیوں اسلامی تعلیم گاہ دیوبند وغیرہ اور جو بھی معزز لوگ آپ کو مل سکیں ان کے نام تبلیغ کے لئے آپ بدرؔ جاری کروا دیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو پہنچانے کی توفیق مخلوق خدا کو عطا فرمائے۔

مَیں اپنے ابا جان مرحوم اور دادا جان عبدالرحیم خان افغانی دادا جان جو آپ کے درویشی کے حالات لکھنا چاہتا ہوں کیا آپ بغرض دُعا شائع فرما دیں گے!؟

نوٹ از ایڈیٹر:۔ محترم! آپ کی بدرؔ کے لئے خصوصی مالی اعانت کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ قارئین بدرؔ سے بھی موصوف کے لئے اور متعلقین کے لئے خصوصی درخواست دُعا ہے۔

۲۔ آپ اپنے والد صاحب اور دادا جان مرحومین کے سوانح حیات بھجوا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو جائیں گے۔

۳۔ یورپ اور امریکہ وغیرہ میں خریداری بڑھانے کے لئے مرکزی کاروائی جاری ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں آپ کی خصوصی معاونت کی ضرورت بدرؔ کو آئندہ بھی رہے گی۔ آپ کی ثمر آور کوشش قابل داد ہے۔

۴۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا چٹھی کی روشنی میں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ کالجز، یونیورسٹی اور مناسب اہل علم و اہل ذوق کے ایڈریس بھجوائیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اخبار ضائع نہ ہو۔ پہلے رابطہ پیدا کر کے مناسب لوگوں کا انتخاب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

کارکردگی لجنات اماء اللہ بھارت

بھارت کی مندرجہ ذیل لجنات نے ماہ جون و جولائی ۱۹۹۰ء میں ذیل کی تفاصیل سے اجلاسات منعقد کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت دے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔ لجنات اماء اللہ چنتہ کنٹہ، امروہہ، بریلی، مدتی ہاری، محی الدین پور، سونگھڑہ، ترپ بازار حیدر آباد، بھاری۔

یوم خلافت:۔ لجنات اماء اللہ حیدر آباد، چنتہ کنٹہ، ظہیر آباد، الانلور، کانپور، خانپور ملکی، بھوبنیشور، جڑچرلہ، یادگیر، میلا پالیم، بنارس۔

ہفتہ قرآن مجید:۔ حیدر آباد، ظہیر آباد، عثمان آباد، بیدر، وڈفان ؎

سانحہ ارتحال اور دُعائے مغفرت

مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظر نشر و اشاعت و مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی والدہ محترمہ سیدہ فریدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبید السلام صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے ایک لمبا عرصہ کڈنی کینسر کے مرض میں مبتلا رہ کر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اسی روز بعد نماز جمعہ جامع مسجد سونگھڑہ (کوٹک) میں نماز جنازہ ہوئی جس میں جماعت کے تقریباً تمام مرد و زن نے شرکت کی مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان کو سبی سونگھڑہ میں عمل میں آئی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک دل کے علاوہ تہجد گزار خاتون تھیں۔ غریب پرور اور ملنسار تھیں۔ ہمیشہ خاندان کے افراد کو پیار و محبت سے رہنے اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رہتے ہوئے خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی تلقین کرتی رہیں۔ علاوہ اس کے خلافت سے اور سلسلہ سے بے حد پیار و محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ ایک لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور کے فرائض انجام دیتی رہیں۔ اس کے بعد بوجہ بیماری کے سونگھڑہ آگئیں۔ اور سونگھڑہ میں بھی آخر وقت تک حلقہ گوالی پور کی صدر لجنہ بنی رہیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں اُن کے شوہر مکرم سید عبید السلام صاحب اور چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۶

وَ اُمْلِیْ لَھُمْ شُئُوْنَھُمْ۔ یعنی میرے رب نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی ہے اور الہام کیا ہے کہ مَیں اُن کی خبرگیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں اور انشاء اللہ آپ مجھے اس معاملہ میں کامیاب و کامران پائیں گے۔

پس خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس فریضہ کی ادائیگی پر مامور فرمایا۔ آج آپ کے ادنیٰ غلام کی حیثیت سے مَیں آپ کی نمائندگی میں اس فریضہ کو ادا کر رہا ہوں اور مَیں اس الہام کی خوشخبری کی روشنی میں تمام عالم اسلام کو بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ ان عاجزانہ، غریبانہ نصیحتوں پر عمل کریں گے تو بلاشبہ کامیاب اور کامران ہوں گے اور دُنیا میں بھی سرفراز ہوں گے اور آخرت میں بھی سرفراز ہوں گے لیکن اگر خدانخواستہ انہوں نے اپنے عارضی مفادات کی غلامی میں اسلام کے مفادات کو پرے پھینک دیا اور اسلامی تعلیم کی پرواہ نہ کی تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت اُن کو دُنیا اور خدا کے غضب سے بچا نہیں سکے گی۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کرے اور ہمارے دل کو فرحت نصیب فرمائے اور ہماری تمام بے قراریاں اور کرب دور فرمائے جن میں آج مجھے یقین ہے کہ ہر احمدی کا دل مبتلا ہے۔

اعلان

مکرم محمد ظہور الدین صاحب انجینئر آف حیدر آباد انڈیا اور اپنی اہلیہ کی صحت کاملہ کے لئے نیز پینشن جلد منظور ہونے کیلئے اور بچے بچی کا رشتہ بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

؎ اسی طرح لجنہ اماء اللہ مدراس نے یوم امہات اور لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے تحریک جدید و وقف جدید کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا۔

کھلی چٹھی

بنام مولوی اسماعیل صاحب سونگھڑی (ایک عام احمدی کی جانب سے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مکرم سیف الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

سلام مسنون! ہمیں آپ سے دشمنی نہیں ہے۔ البتہ ہم آپ کے اس عقیدہ کی اصلاح چاہتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث اور سنت اللہ اور قانون اور ثابت شدہ سائنس اور بہت سے اکابرین کے سراسر خلاف ہے۔

مثلاً علامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار الاستاذ محمود شلتوت سابق مفتی مصر الاستاذ احمد العجوز۔ الاستاذ مصطفےٰ المراغی۔ الاستاذ عباس محمود العقاد قطب ... راہنمائے اخوان المسلمین محمود بن شریف پروفیسر اکنامکس کالج مصر۔ محمد الغزالی فلسطینی عالم شیخ عبد اللہ اور عبد الوہاب النجار وغیرہ عربی جید علماء کے خلاف آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور وہ چودھویں صدی میں آئیں گے اور تب ہم مان لیں گے پندرہ صدی ہو چکی ہے اور آپ لوگوں کے دماغوں میں ہلچل مچادی ہے لیکن ضد مانع ہے اظہار کے لئے۔ اس کے علاوہ تو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے پھر آپ کیوں جھوٹے الزامات لگاتے ہیں

آپ کا خط مورخہ ۱۷-۲-۹۰ بغیر بسم اللہ کے سامنے گزرا جس میں آپ نے آمنے سامنے مباہلہ کرنے کو کہا ہے آپ کا ضمیر شاید بیچ کر آپ کے کان میں سرگوشی کر دی کہ "بسم اللہ" مت لکھو کیونکہ یہ نیک کام کرنے جا نہیں رہے ہیں)

۹۰-۱-۱۹ کو کو ہیمں کی جامعہ مسجد میں مائک کے ذریعہ ایک جلسہ کر کے مندرجہ ذیل باتیں مباہلہ کی میعاد کے دس دن پہلے سنا دیا گیا تھا جو آپ کے خط کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ کس شان سے وہ باتیں جو مائک میں کہی گئی تھیں پوری ہوئیں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے کہیں بھی یہ نہ لکھا تھا کہ لعنت کے معنی ضروری طور سے موت میں آپ نے لعنت کے معنی موت سمجھ کر کہا تھا کہ میرے پیرانہ سالی کی وجہ سے اگر میں مر بھی گیا تو نہ سمجھ لینا کہ احمدیت سچی ہے گیا ایسا بھی ڈر لگا تھا کہ کہیں میں احمدیت کی سچائی کے سامنے قربان نہ ہو جاؤں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ حربہ استعمال نہیں کیا کیونکہ اس کا اثر لوگوں پر نہیں ہوگا بلکہ اس کے برعکس زندہ رکھ کر خدا تعالےٰ نے نشانات دکھلائے یہ بھی ۹۰-۱-۱۹ کے جلسہ میں میں نے کہا تھا کہ سورۃ انعام کی ۲۶ آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جتنے بھی نشانات دیکھینگے تب بھی اس پر ایمان نہیں لائیں گے اس لئے مباہلہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد وہ پھر شور و غل مچائیں گے اور لمبے سکوت کے بعد پھر بولنے لگیں گے جیسا کہ مباہلہ کے پہلے بولا کرتے تھے

(۲) یہ بھی جلسہ میں میں نے سمجھایا تھا کہ سورۃ مائدہ کی ۱۴۔ ۱۵۔ اور ۶۱ آیات میں اللہ تعالےٰ نے لعنت کے معنی کر دیئے ہیں کہ لعنت ذلت کو کہتے ہیں لعنت کے معنی صرف موت نہیں ہے یہودیوں پر اللہ تعالےٰ نے لعنت بھیجی نتیجہ ان کے مرنے کا نہیں نکلا بلکہ ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور وہ گناہ پر گناہ کرتے چلے گئے اور آخرت خراب کرتے چلے گئے۔ اور لعنت کے معنی صرف موت نہیں بلکہ بندر اور سؤر بنا دئے گئے۔ مارنے کا ذکر نہیں وغیرہ مندرجہ بالا آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ عربی عبارت لکھنا نہیں کیونکہ آپ مسلمانوں کی ایک جماعت میں عالم کہلاتے ہیں اور خود جانتے ہیں اگر نہیں جانتے ہیں تو کھول کر پڑھ لیں۔ میں حیرت میں ڈوب گیا کہ اتنے بڑے عالم اپنے فرقے میں کہلانے والے مندرجہ بالا آیات کو جانتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں مباہلہ کے نتیجے میں زندہ و سلامت نکل آیا اسے جیتنے کا ثبوت دے رہے ہیں ہمارے خلیفہ بھی تو زندہ سلامت نکل آئے تو دلیل کیا رہی؟ کیا اتنا بھی آپ سوچ نہیں سکتے خدا کوئی اور سبق پڑھا رہا ہے دونوں کو زندہ رکھ کر تعصب کی عینک کو ہٹا کر اور آخرت پر حق الیقین لا کر سوچیں کیوں زندہ رکھا۔ کیا دونوں کو دکھانا چاہتا ہے؟ اور دنیا میں چار قسم کی ذلتوں میں سے کون سی ذلت کا حربہ استعمال میں وہ حکیم مطلق لایا ہے۔ (۱) جسمانی ذلت جس کے اکثر جرائم پیشہ تختہ مشق ہوتے ہیں۔ جسم کا مرنا ہوتا ہے یا کسی کے جسم کو چوٹ (ACCIDENT) سے لگے یا معمولی چوٹ لگے جو بعد میں بڑی چوٹ کا اشارہ کر کے عبرت پکڑنے کے لئے ہو (۲) اخلاقی ذلت یہ تب ہوتی ہے جب کسی کی اخلاقی حالت نہایت گندی ثابت ہوتی ہے اور اس کی سرزنش ہو۔ بھری مجلس میں اگر کوئی عالم کو کہدے کہ تم جھوٹے ہو اور تم نے غبن کیا ہے تو اس قسم کی ذلت اخلاقی ذلت کہلاتی ہے یا اگر کسی کا لڑکا افعال بد کرتے تو باپ کی ہی ذلت ہوتی ہے یا POLICAL اقتدار کا گر جانا وغیرہ اخلاقی ذلت کہلاتی ہے (۳) علمی پردہ دری کی ذلت جس سے عالمانہ حیثیت خاک میں ملتی ہے (۴) دشمن کی ذلت ایک قسم کی یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کے بد مخالف کو خدا تعالےٰ کی طرف سے عزت مل جائے دنیا میں صرف یہی چار قسم کی ذلتیں ہیں اب دونوں فریق مندرجہ بالا چار قسم کی ذلت کو جانچ لیں اور دیکھیں کہ ذلت کس فریق کی ہوئی۔ تقویٰ کے چٹان اور پاک زمین پر کھڑے ہو کر خود ہی دونوں فریق دیکھ لیں کہ کس کی طرف خدا کی نصرت ہے اور کس کی طرف خدا کی ناراضگی ہے۔ مباہلہ کے دنوں میں جو واقعات گزرے ہیں اوپر کی چار ذلتوں کی روشنی میں آپ غور سے دیکھیں اور خود فیصلہ کر لیں خدا کی صفت ستاری مانع ہے کہ میں یہاں کھول کر بیان کروں۔ کھول کر بیان کرنے سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا سورۃ انعام کی ۲۶ آیت کی روشنی میں سونگھڑہ والے سب جانتے ہیں۔ باہر والوں کو معلوم نہیں۔

آپ نے عام احمدی کو بھی چیلنج مباہلہ پر بلایا ہے۔ آپ اپنی جماعت کے سر ہیں اور میں خلیفہ کا ایک ادنیٰ جوتا ہوں جو کسی مدرسہ میں پڑھا نہیں بھلا جوتا اور سر کی لڑائی مناسب نہیں۔ اس لئے سر اور جوتا کا مقابلہ اچھا نہیں لگتا آپ سورۃ نحل آیت ۱۲۵۔ ۱۲۶ کی روشنی میں ہم کو اچھے پیرایہ میں سمجھائیں SCIENTIFIC طور پر اور نرمی اور شرافت سے سمجھائیں تو ہم غور کریں گے۔ اب اگر آپ ایک شخص کو کہیں کہ گھر کے اندر داخل ہو جاؤ (جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ اسلام میں داخل ہو جاؤ) اور اگر وہ پہلے ہی گھر کے اندر ہے تو پھر وہ کس کے اندر داخل ہوگا۔ وہی پانچ ستون والے مکان میں ٹھہرا ہوا ہے۔ (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج کا کھونٹا ہے۔ وہی چھت ہے وہی سب کچھ ہے جس میں آپ لوگ رہتے ہیں۔ مالک مکان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ میری غیر حاضری میں "جھول" وغیرہ لگ جائے اور جگہ جگہ رسومات کے دھبے لگ جائیں تو عیسیٰ مسیح آئیں گے اور صاف کریں گے۔ عیسیٰ مسیح اس لئے کہا کہ موسوی مسیح اور محمدی مسیح میں شدت سے مشابہت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ کے ۱۴ سال بعد آئے اور

حضرت مرزا صاحب بھی حضرت محمد صلعم کے ۱۴۰۰ سال بعد آئے آپ شوق سے احمدیوں کو سمجھائیں گو اس طریقے سے نہ سمجھائیں جس طرح آپ خط لکھتے ہیں۔

آپ کے خط سے ہنسی ٹھٹھا اور حقارت کی بدبو آتی ہے جیسے آپ نے فرمایا استہزاء کے طور پر کہ لندن مکہ ہے۔ ربوہ مدینہ ہے آپ کا بیت المقدس قادیان ہے آپ جانتے ہیں کہ قرآن پاک میں یہ لکھا ہے کہ ٹھیک نام سے پکارو جو نام رکھا گیا ہے۔ کیا احمدیوں نے یہ نام رکھے ہیں ہمارے خلیفہ کو فریبی کہا فراڈ اور دجالی فتنہ وغیرہ لکھا۔ کیا اس طرح آپ ہم کو تبلیغ کریں گے اور آمنے سامنے مباہلہ کے لئے بلائیں گے۔ کیا آپ کی سچی ہمدردی اس سے ظاہر ہوتی ہے کیا مندرجہ بالا آیات نحل ۔ ۱۲۵ - ۱۲۶ میں یہی طرز تبلیغ بتایا گیا ہے۔ کیا قرآن پاک میں یہ نہیں لکھا ہے کہ مشرکوں کے بتوں کو گالی مت دو اور ان کی عبادت گاہوں کو بے عزت مت کرو۔ کیا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح گالی گلوچ کے ساتھ تبلیغ کرتے تھے۔ کیا حضور اکرم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ آخری زمانے میں ۷۳ فرقے ہو جائیں گے اور ایک ہی فرقہ ناجی ہوگا اور باقی ناری۔ گالی گلوچ دینے والوں کا ٹھکانہ کیا جنت ہوگا؟ کیا پاکستان کے پارلیمنٹ ۱۹۷۴ء میں یہ بندوبست نہیں کیا تھا کہ ایک طرف ۷۲ فرقے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک طرف احمدیہ فرقہ بیٹھا ہوا تھا یہ کیا ثبوت نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ناجی اور ناری کو الگ الگ بٹھا کر سچائی کا ثبوت دیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہونگے۔

(۷۳ واں فرقہ یعنی احمدی فرقہ)

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کے خطوط گالی گلوچ کے آپ کی طرح لکھا کرتے تھے کہ تم فریبی ہو۔ اور دجال ہو اور جھوٹے ہو یا کسی خلیفہ نے لکھا تھا یا کسی صحابی رضی نے لکھا تھا اس قسم کے خط لکھنا چھوڑ دیں تاکہ ناجی فرقہ میں ہونے کا امکان پیدا ہو۔ آپ کے خط کو پڑھ کر اُس میں جو طرز کلام اینڈ ادبی کا ہے اُسی کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مطففین یقیناً مجرم لوگ جو مومنین سے تمسخر کیا کرتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو تحقیر آمیز اشارے کرتے تھے اور اتراتے ہوئے اہل و عیال کی طرف لوٹتے تھے۔ اور جب ان کو دیکھتے تھے کہتے تھے یقیناً۔ یہی لوگ ہیں جو بگئے گمراہ ہیں۔ حالانکہ وہ اُن پر داروغہ نہیں کئے گئے تھے۔ کیا تمام فرقوں میں سے آپ ہی کے فرقے کو داروغہ کیا گیا ہے۔۔ قصہ ہے کہ ایک شخص سڑک کے کنارے سر نیچے اور پاؤں اوپر کئے کھڑا تھا اور ہنستے جا رہا تھا لوگوں نے دریافت کیا کہ کیوں ہنستے ہو تو کہنے لگا سب الٹے ہیں اور صرف میں سیدھا ہوں! ہم احمدیوں کو جو آپ ہی کے گروہ سے آئے ہیں سمجھائیں حسن بیانی سے قوت استدلال سے اور پختہ ثبوت سے اور عام فہم الفاظ سے اور تسلی بخش پیرایہ سے سمجھائیں لیکن یہ سب تبھی ہو سکتا ہے جب آپ کے پاس صداقت ہو ورنہ سوائے گالیوں کے اور کچھ نہیں۔ آپ کے شاندار کھوکھلے الفاظ خط پڑھ کر معلوم ہوا کہ کوئی میم صاحبہ سمندر کے کنارے ایک چھوٹی سی خوبصورت چھتری لیکر جا رہی ہے لوگ واہ واہ کہتے جاتے ہیں کہ کیسی خوبصورت چھتری لیکر چل رہی ہے۔ لیکن کیا صداقت کی بارش کو یہ چھوٹی سی چھتری روک سکے گی؟ ضرورت زمانہ سخت تقاضہ کرتا ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت آگیا چودہ صدیاں بھی گزر گئیں۔ کسوف وخسوف (چاند اور سورج گرہن) بھی ہو چکا تمام پیشگوئیاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو چکی۔ قرآن کی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم مجبر نظارہ آخری زمانہ میں پیش کر دیا آنے والے نے دعویٰ بھی کیا اور ساتھ اپنے لاکھوں نشانات پورے کر کے دکھا دیئے اور آئندہ بھی پورے ہونے والے ہیں لیکن آپ ہیں کہ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے بیٹھے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کب آسمان سے اتریں گے۔ اور اگر آپ کھانا کھا رہے ہونگے گھر کے اندر یا سوئے ہوئے ہونگے اور حضرت عیسیٰ آسمان سے اُتر پڑیں گے کیا آپ مان لیں گے یا یہ کہیں گے کہ میرے سامنے اتر کر دکھاؤ نیز تمام دنیا کے لوگوں کو اُتر کر دکھاؤ تو کیا حضرت عیسیٰ نیا ایسا کر سکیں گے۔ اگر ہندوستان میں کو ممبئی میں اتریں گے تو دنیا گول ہے امریکہ جو دوسری طرف ہے گولائی کے وہ کیسے دیکھے گا۔ بلکہ حضرت عیسیٰ کا جسم چونکہ محدود ہے وہ کیونکر آپ کی بستی میں دکھائی دیں گے جبکہ وہ کو ممبئی میں اُتریں گے۔ اور دوسرے تمام علاقوں میں کیسے اُن کے اترنے کو دیکھیں گے۔ جھگڑا اور بھی طول کھینچیگا اور پھر آن کو صلیب پر جانا پڑیگا عقل کا ناخن لو۔ حضرت عیسیٰ کا بدن مٹی سے بنا ہوا ہے اور یہ دنیا مٹی سے بنی ہوئی ہے اور وہ بدن اس کا حصہ ہے۔ یہ کیونکر اپنے بڑے MATRE سے الگ ہو کر آسمان کی طرف جا سکے گا۔ قرآن کہتا ہے کہ تم اسی دھرتی میں زندہ ہوئے اور اسی دھرتی میں مرو گے۔ ہر نفس موت کا مزہ چکھے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چکھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کون ہوتے ہیں کہ راکٹ بن کر آسمان پر جا بیٹھے۔ سائنس نے بتایا کہ آسمان کوئی چیز نہیں

اب میں پلٹ کر اصل مضمون کی طرف آتا ہوں کہ مندرجہ بالا چار قسم کی ذلت کو فریقین پرچیاں کریں کہ کس قسم کی ذلت ہے اور کس کی طرف اللہ تعالےٰ کی نصرت ہے اور کس کی طرف اللہ تعالےٰ کی ذلت ہے۔ ہمارے خلیفہ کے ذریعہ ہر قسم کی ذلت ہمارے مخالفوں کو ساری دنیا میں پہنچ گئی۔ ہمارے خلیفہ کو ہر قسم کی نصرت دیکھنے میں ملی۔ ہم احمدی تو اپنی بصیرت سے دیکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے مباہلہ کے سال میں مخالفین کو کس طرح رسوا کیا ہوا ہے۔ کیسے اسلم قریشی مردہ کو زندہ کر کے علماء کے جھوٹے الزامات کو جڑ سے کاٹ ڈالا ہے۔ کیسے ضیاء الحق اور اس کے ۳۰ نامور جرنیلوں کو ہلاک کیا جو تمام ظلموں کا سربراہ تھا اور احمدیت کے خلاف سازش MEETING 22 بلانے والا ہی تھا کہ خدا نے بلا لیا۔ منظور احمد چنیوٹی کو پاکستان پارلیمنٹ میں اور باہر بھی آن کی ذلت ہوئی اور کس طرح کیرالہ کے مباہلہ میں علماء سے اللہ تعالےٰ نے انہیں کے منہ سے جھوٹ بلوا کر رسوا کیا اور سو معززین کو احمدیت میں داخل کیا اور کس طرح علماء کی پارٹی کو پاکستان میں ایلکشن میں شکست ہوئی۔ مخالفین کے سارے دعوے جھوٹے نکلے اور جماعت کی ترقی کو روک نہ سکے بلکہ جماعت پہلے سے بیسوں گناہ آگے بڑھ گئی مباہلہ کے سال میں ایک لاکھ ۸ ہزار بیعتیں ہوئیں پہلے کبھی نہیں ہوئیں احمدیت کے مقابل پر آپ کو جو کامیابیاں ہوئیں اُسے گنواؤ۔ اور ان کا اعلان کرو۔ صرف ہندوستان میں جتنی شہرت جماعت کی ہوئی ہے اس کی کوئی مثال جماعت کی تاریخ میں نہیں ملتی جس طرح ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ کثرت کے ساتھ سارے ہندوستان میں جماعت کا۔ نیک نام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام عزت و تکریم کے ساتھ پھیلایا گیا کتنے پریذیڈنٹ اور وزراء دنیا کے بیشتر ممالک میں حضور کی عزت کی گئی۔ کیا یہ سب نصرت الٰہی نہیں ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے جس مباہلہ کا چیلنج دیا تھا وہ عالمی سطح پر تھا ایک چھوٹی سطح پر خدا کی تقدیر کو محدود کرنے کی کوشش نہ کریں۔ تمام نشانات (بڑے اور چھوٹے) سونگھڑہ میں اور باہر کو یکجائی طور سے بصیرت کی آنکھ سے دیکھیں۔ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ مباہلہ کے ۳ ماہ کے بعد دھوان ساہی میں ۷ افراد نے احمدیت قبول کی اور دوسرے نشانات مندرجہ بالا اشارات تعصب کی پٹی کھول کر دیکھیں گے تو سمجھ جائیں گے۔

ہم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین دل سے مانتے ہیں۔ زبان سے مانتے ہیں اور اعمال سے مانتے ہیں بلکہ آپ لوگوں سے زیادہ مانتے ہیں کیونکہ ہم نے آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح۔ آخر الزمان کو مان لیا اور سلام پہنچا دیا۔ تکمیل ایمان ہماری ہوئی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

تمام مرسلین سے افضل ترین ۔ خاتم النبیین مانتے ہیں لیکن آپ کہے جاتے ہیں احمدی خاتم النبیین نہیں مانتے عجیب بات ہے ہم کہتے ہیں کہ ہم خاتم النبیین مانتے ہیں۔ تم کہتے ہو کہ سارے علماء کہتے ہیں کہ تم نہیں مانتے یہ ایسی ہی بات ہے۔ ایک ہندو کہیگا کہ میں ہندو ہوں کیا آپ کہیں گے کہ نہیں تم ہندو نہیں کیونکہ تمہارے نام کے ساتھ خان لگا ہے یعنی امرناتھ خان (اڑلیہ میں اکثر ہندوؤں کو خان کا لقب مغلوں نے دیا تھا اور اب بھی ہیں اس نام کے)

تم کہتے ہو کہ خاتم کے معنی ختم کرنے والا اور حضرت حسن کے قول کے خلاف زیر لگاتے ہو جنہوں نے اپنے بچوں کے استاد کو کہا تھا کہ زبر سے پڑھاؤ جسکا معنی افضلیت کا ہے۔ مسجد نبوی کو خاتم المساجد کہا حضرت علیؓ کو خاتم الاولیا کہا تو کیا کوئی ولی پیدا نہیں ہوئے اور نہ مسجد؟۔ اپنی غلطی کو ابھی دیکھ نہیں سکتے مگر قیامت کے دن آنکھیں کھل جائیں گی اور غلطی کا اعتراف کرو گے (دیکھو سورۃ سجدہ آیت ۱۳)

آپ نے یہ لکھا ہے کہ میں ۔ پیشگوئی کرتا ہوں کہ احمدی آمنے سامنے مباہلہ نہیں کریں گے آپ کی پیشگوئی جھوٹی نکلی کیونکہ کیرلہ میں آمنے سامنے مباہلہ ہوا کیونکہ آمنے سامنے مباہلہ کرنا ضروری نہیں ہے البتہ حسب حالات خلیفہ وقت کی اجازت سے ہو بھی سکتا ہے۔ ایسا ہی ہوا

آخری تجزیہ :۔ مجھے بڑا تعجب لگتا ہے اور حیرت میں ڈوب جاتا ہوں کہ اس قدر واضح نشانات اور وہ بھی تواتر کے ساتھ دیکھتے ہوئے اور زبردست دلائل احمدیت کی سچائی کو سنتے ہوئے پھر کہ بین اور عام غیر احمدی کیوں نہیں مانتے اور احمدیت میں داخل نہیں ہو جاتے جس کی تاکید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار کی ہے؟۔ جواب قرآن سے بلا بعد غور و تفکر کے (۲) جواب سائنس سے بلا

جواب قرآن سے اس طرح ملا

(۱) یہ سنت اللہ ہے کہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہر سچے نبی و رسل کے خلاف شدید مخالفت کا طوفان اٹھتا ہے۔ اگر مخالفت نہ ہوتی تو مرسل کی سچائی بھی نہ ہوتی ۔ یہ راز اس آیت میں چھپا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ۔ جب مخالفت نہ ہو گی تو خدا اور رسول غالب کیسے ہونگے ۔ ایک جھوٹا پودا اگتا ہے اور مخالفت شروع ہو جاتی ہے اور خدا دکھاتا ہے کہ یہ چھوٹے پودے کے بڑے ہونے تک اس کو اکھاڑنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر خدا اسکو مضبوط سے مضبوط کرتا چلا جاتا ہے ۔ ۱۰۰ سال سے غیر احمدی اکھاڑنے کی کوشش کرتے رہے مگر یہ ایک تناور درخت ہو چکا اور میرے عاجز کے خیال میں یہ ہے کہ ۱۹۹۳ء تک سب ہتھیار ڈالیں گے (ایک رؤیا کی بنا پر جو حضرت مسیح موعود نے ۱۸۹۳ء میں دیکھا تھا اور حضرت صاحب نے بھی حال ہی میں دیکھا ہے)

(۱۱) ایمانیات کے فلسفہ میں یہ ہے کہ تھوڑا سا شک خدا دلوں میں بھر دیتا ہے تاکہ آزمائش کرے جنت اتنی سستی نہیں کہ آرام سے بغیر آزمائش کے مل جائے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ میں اس آزمائش کا اشارہ کیا ہے

(۱۱۱) نشانات دیکھ سکیں گے کیونکہ بد اعمال کے باعث صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

(۱۷) جب انسان گھر کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر لیتا ہے تو سورج کی کرنیں کیسے جائیں گی اندر۔ اگر وہ خواہش کریں صداقت کو ماننے کے لئے تب ہی وہ روشنی پائیں گے ورنہ جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے کہ تیرا کہنا اور نہ کہنا برابر ہے جب تک وہ دلوں میں تبدیلی پیدا نہ کریں ہدایت پا نہیں سکتے۔

(۷) وہ ایک اندرونی مرض کے شکار ہیں۔ جس کے سبب سے وہ دیکھ نہیں سکتے۔

(۷۱) یہ بھی حقیقت ہے پاک اور سعید روح ہی دیکھ سکتی ہیں لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ میں اشارہ ہے۔

(۷۱۱) یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کے دل میں چار قسم کے پردے پڑے ہیں اور آنکھوں پر جذبات اور نفرت کے کالے چشمے لگے ہیں اور وہ ہر چیز کو کالا سیاہ دیکھتے ہیں پردے چار اس طرح کے ہیں ۔

(۱) رسم (۲) عادت (۳) نفسانی اغراض (۴) اقوال غیر یہ ان کو چمٹے ہوتے ہیں اور ان پردوں کو چاک کرنے کی طاقت نہیں ہے ۔ باپ دادا اپنے بیوقوف تھے اور یہ بھی اسی طرح پردہ کو لیکر بیٹھے ہیں۔ اس کی تشریح نہیں کرنا چاہتا مضمون لمبا ہو جائے گا۔

(۲) سائنس کا جواب :۔ میڈیکل سائنس میں ہے کہ جب انسان کے جسم کے اندر اگر انتڑیاں صحت مند ہوں تو ان کے اندر ایک ذوق اور ارادہ رہتا ہے جب انسان کو عنقریب اچھی غذائیں یعنی پلاؤ بریانی ملنے والی ہوتی ہے تو ان انتڑیوں میں رس پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان اغذیہ کو قبول کرنے کے لئے اور ہضم کرنے کے لئے تیاری شروع ہو جاتی ہے اور پھر انسان بہت چاہ سے کھاتا ہے اور ہضم کر لیتا ہے۔ لیکن اگر انتڑیوں میں مرض ہو اور ذوق اور ارادہ نہ ہو تو بوجہ عدم مرض کے وہ "رس" پیدا نہیں کرتا اور اگر بریانی یا پلاؤ اور مرغ کا گوشت دیں تو نفرت کرنے لگ جاتا ہے اور پھینکنے لگتا ہے۔ بخار کی حالت میں دیکھا گیا ہے ذائقہ بدل جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح بد اعمالیوں کے سبب اور چار پردے کو قائم رکھنے کے سبب انسان کے اندرونی روحانی انتڑیاں یا دل یا مزاج جو بھی کہو اس میں ذوق اور ارادہ حق کو تلاش کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوتا اور وہ تمام نشانات اور دلائل کو (مثلاً بریانی اور پلاؤ کو) دیکھ نہیں سکتا قبول نہیں کر سکتا لیکن قیامت کے دن یہ چار پردے ۔ غائب ہو جائیں گے اور نشانات کو صاف دیکھیں گے اور غلطی کا اقرار کریں گے اور کہیں گے کہ پھر ہم کو دنیا میں بھیجو تاکہ مانیں سورۃ سجدہ آیت ۱۳ دیکھو اور بھی کئی آیتیں اس قسم کی بھری پڑی ہیں۔

کوئی سعید غیر احمدی روح اگر پوچھے کہ کس طرح یہ چار پردوں کے شکنجہ سے ہم نکل کر صداقت کو پہچانیں گے۔ مختصر جواب یہ ہے کہ قرآن کثرت سے معنی کے ساتھ اور تدبر و تفکر کے ساتھ روزانہ پڑھو اور کثرت سے استغفار پڑھو اور کامل یقین پیدا کرو کہ یہ دنیا چھوڑ کر آخرت کو جانا ہے" وجواب کا سامنا کرنا پڑے گا اور خدا سے ملنے کی خواہش اور تڑپ پیدا کرو اور نیچے دئے گئے دعا پڑھو۔

عام طور پر صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو کر اور تھوڑی سی نیکی اور پاکیزگی اپنے اندر پیدا کر کے رات کو اٹھ کر ۲ رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص ۲۱ دفعہ پڑھو اور سلام پھیر کر ۳۰۰ دفعہ استغفار پڑھو اور ۱۲ دفعہ درود شریف سمجھ کر پڑھو اور پھر یہ دعا مانگو کہ اے اللہ تعالیٰ میں نابینا ہوں مجھے بتا دے کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا جھوٹے ہیں اور اگر سچے ہیں تو ان کو ماننے کی توفیق بخش اور اگر جھوٹے ہیں تو انسے مجتنب رکھ ۱۴ رات اسی طرح کریں اگر تلاش حق کا شوق ہے اور آخرت کا سامان کرنے کا شوق ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ معلوم کرا دیگا آپ کی طرح میں بھی پیشگوئی کرتا ہوں کہ نہ آپ ایسی دعا کا نسخہ آزمائیں گے اور نہ دوسروں کو تلقین کریں گے کیوں کہ وہ صحیح تڑپ اور شوق اور ذوق خدا سے ملنے کا نہیں ہے اور نہ آخرت پر حق الیقین ہے اور نہ سچائی کو پانے کی تڑپ ہے آپ کا ARI. ENA دوسری طرف سے توضیح پکچر کہاں سے آئیں گے ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم عظیم الدین صاحب آف حیدر آباد کو بتاریخ ۱۰ جون ۹۰ء ایک لڑکی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مبشر الدین تجویز کیا گیا ہے عزیز مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب آف حیدر آباد کا پوتا اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم قادیان کا نواسہ ہے/ ۲۰ روپے اعانت بدر دیتے ہوئے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے بچہ حضور انور کی تحریک وقف نو میں وقف ہے ۔ (مبارک احمد چیمہ قادیان)

اذکروا موتاکم بالخیر (الحدیث)

قبولِ احمدیت میں ہماری داستان یہ ہے

دوسری قسط

آہ! ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد

از مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب PORT LAND OREGON. U. S. A.

آہستہ آہستہ قادیان کے گرد و نواح کے اضلاع میں حملے بڑھتے گئے۔ عورتوں کے سہاگ لٹتے گئے۔ بچے یتیم ہوتے گئے۔ اور جوان بچے بوڑھے والدین کے سامنے موت کے گھاٹ اُترتے گئے۔ پھر فیض اللہ چک۔ ستھیالی اور کئی اور دیہات جہاں مسلمانوں کی اچھی خاصی آبادی تھی سُنسان ویرانیوں میں تبدیل ہو گئے۔ پھر قادیان جو ابھی تک حملوں اور وارداتوں سے محفوظ تھا کی آبادی بڑھتی گئی۔ اور قادیان لاکھوں انسانوں کے ہجوم کو اپنی آغوش میں لئے ساری دُنیا سے الگ تھلگ ہو گیا اچانک ایک دن اطلاع ملی کہ جماعت نے حفاظت اور سلامتی اور بعض اور اُمور کے تا نظر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ کو پاکستان بھیج دینے کے فیصلہ پر عمل کر لیا ہے۔ مجھے یکدم یوں محسوس ہوا کہ ہمارا مرکز حیات ہم سے دور چلا گیا ہے۔ اور وہ جس کے دم سے ہماری رگوں میں گردشِ خون تھی۔ ہم سے دور چلا گیا ہے۔ اُداسی کے بوجھ سے ہمارے دِل بھاری ہو گئے۔ ساجد جن کے دِل میں اس مختصر عرصہ میں حضورؓ کی بے پناہ محبت پیدا ہو چکی تھی۔ بلک بلک کر رو دیا پھر ہم سبھی یہ کہہ کر خاموش ہو گئے کہ ؏

رخصت اے دل کے مالک و مختار
رخصت اے میرے قافلہ سالار
دِل تھا نا آشنا خزاں سے مرا
تیرے دم سے تھی زندگی کی بہار

بعض اوقات، ہمارے دوست مرزا محمود احمد صاحب ملنے کے لئے تشریف لاتے تو ہم سب اُن سے یہی درخواست کرتے کہ محترم ثاقب زیروی کی نظم قادیان دارالامان اونچا رہے تیرا نشان" سنائیں۔ جب وہ پڑھتے تو ساجد بھی جن کا ابھی احمدیت قبول کرنے کا زمانہ بہت مختصر تھا رونے لگ جاتے پھر ۳ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء آن پہنچا۔ اُس دن پو پھٹنے سے ذرا پہلے دارالصحت کی طرف سے حملہ ہوا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد قادیان چاروں طرف سے حملہ آوروں سے گھِر گیا۔ جس کے نتیجہ میں قادیان کا وہ حصہ جس میں قصرِ خلافت تھا۔ مسجد مبارک تھی۔ مسجد اقصیٰ تھی۔ مہمان خانہ۔ محلہ ناصر آباد اور محلہ دار الصحت تھا۔ دوسرے محلہ جات سے جن کی آبادی کئی میلوں تک پھیلی ہوئی تھی کٹ گیا۔ روشنی ہو جانے کے بعد اُجاگر سنگھ کے کئی منزلہ مکان کی چھت سے ایک گروہ نے رائفلوں سے گولیاں برسانا شروع کر دیں۔

مرزا محمد حیات صاحب نگران حلقہ مسجد فضل نے کچھ لوگوں کا انتخاب کیا اور اُنہیں دفاع کے لئے بھیجا۔ اُن میں محمد حسین صاحب ساجد بھی شامل تھے۔ ان دفاع میں شامل ہونے کی وجہ سے نگران حلقہ نے ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مندرجہ ذیل سرٹیفیکٹ محمد حسین ساجد کو دیا۔ اس سرٹیفیکٹ کی کتابت برادرم مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش مرحوم نے کی تھی۔ اُس سرٹیفیکٹ کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

هُوَ النَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میں بحیثیت نگران محلہ مسجد فضل قادیان مسمّی محمد حسین ساجد ابن چوہدری فیروز الدین صاحب ایڈووکیٹ امرتسر حال وارد قادیان کو اُن کے تعاون کو دیکھ کر جو اُنہوں نے ان پُر خطر ایام میں میرے ساتھ کیا۔ بطور اظہار خوشنودی اپنی طرف سے یہ چند سطور تحریر کر دیتا ہوں۔ کہ اُنہوں نے جب سے کہ پنجاب میں فسادات شروع ہوئے میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ میں نے ان کو خطرناک سے خطرناک ڈیوٹی پر متعین کیا۔ اور اُنہوں نے بلا حیل و حجت اور بغیر کسی لیت و لعل کے کامل وفاداری اور کمال فرمانبرداری کے ساتھ اس ڈیوٹی کو نبھایا اور اشارۃً یا کنایۃً کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے۔ منجملہ دیگر اہم فرائض کی سر انجام دہی کے ۳ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو جب کہ دشمن کے جتھے بہ ہمراہی پولیس ہمارے محلہ میں سے گذر کر قلب قادیان یعنی مرکزی حصہ پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے ان کو روکنے کے لئے میں نے جو آٹھ سر بکف خدام مقرر کئے تھے اور جنہوں نے موت کے منہ میں گر کر اس حملہ کو روکا تھا اُن میں سے ایک یہ بھی تھے۔ غرض میں نے ہر پہلو اور ہر رنگ میں ان کو بہادر۔ دلیر اور فرمانبردار پایا۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان کو بیش از بیش قربانیوں کی توفیق بخشے اللّٰھم آمین۔

خاکسار
مرزا محمد حیات نگران حلقہ مسجد فضل ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء
(گجراتی)

جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ رتن باغ لاہور تشریف لے آئے تو ساجد کے والد صاحب حضورؓ سے ملنے لاہور گئے اور عرض کیا کہ ساجد کو واپس بلوا دیں ورنہ اُس کی ماں روتے روتے مر جائے گی۔ میں یہ تو نہیں جانتا کہ حضورؓ نے اُنہیں کیا فرمایا لیکن قادیان یہ کہلا بھیجا کہ لوٹتے وقت ساجد کو پیچھے رکھا جائے اور اُس کے بدلے کا خاص انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کو پورے طور پر تعمیل کی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ مجھے کسی کام کے سلسلہ میں دیگر خدام کے ساتھ قادیان سے باہر جانا پڑا۔ مجھے معلوم تھا کہ ساجد میرے ساتھ ہی چل دیں گے اور پوچھنے کی بھی زحمت نہیں کریں گے۔ اس لئے میں اپنے چھوٹے بھائی محمد منیر اور محمد حسین ساجد کے ساتھ پہرہ کے مقام پر پہنچے اور جب ساجد سو گئے تو میں اُٹھ کر چل دیا۔ دوسرے دن جب میں گھر ذرا دیر سے پہنچا تو ساجد نہ صرف فکر مند تھے بلکہ ناراضگی کا رنگ لئے ہوئے تھے۔ اور میں کہتے رہے کہ جب خدمت کا موقع آتا ہے تو خود لے لیتے ہو اور مجھے پیچھے چھوڑ جاتے ہو۔ اور یہ گلہ تادم واپسیں رہا۔ اور اُن مواقع کو کبھی بھلا نہ سکے۔

۱۶ ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو محمد حسین ساجد اور میرے چھوٹے بھائی محمد منیر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ کے لاہور سے بھیجے ہوئے ٹرکوں اور بسوں کے قافلہ کے ذریعے پاکستان چلے آئے۔ ساجد قادیان سے رتن باغ لاہور اور پھر لاہور سے راولپنڈی چلے گئے۔ اُنہیں قادیان چھٹ جانے کا ہی غم نہ تھا بلکہ وہ تہذیب جس سے ابھی حال ہی میں آگاہ ہوئے تھے کی محرومی نے دِل میں ایک گہری اُداسی پیدا کر دی تھی۔

وہ برسوں قادیان کے لئے بھی روتے اور اُس تہذیب کے لئے بھی گریہ کناں رہے جو اُنہیں بہت عزیز تھی اور جس سے وہ اتنی جلدی محروم ہو گئے۔

جنوری ۱۹۴۸ء میں ہمارا گھرانہ بھی راولپنڈی میں آ بسا۔ ساجد نے انجینئرنگ کا ارادہ ترک کر دیا اور میڈیکل کالج میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے لگے امتحانات پاس کرنے کے بعد جو جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ میڈیکل کالج میں داخل ہونا تو جوئے شیر لانا ہے۔ اور سفارشوں کے بغیر تو ناممکن ہے۔ اب بھلا ہم لوگ کہاں سفارشیں ڈھونڈنے جاتے۔ ہماری ساری دوڑ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ تک تھی۔ اُن دنوں یعنی ۱۹۴۹ء کے اوائل میں حضورؓ راولپنڈی تشریف لائے ہوئے تھے اور اصغر مال روڈ پر پیر صلاح الدین صاحب کی کوٹھی پر تشریف فرما تھے۔ ساجد اور میں

حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور اپنی مشکل اور غرض بیان کی۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ میں کس کو کہوں۔ اس پر میں نے عرض کی تو حضور ہم کس سے کہیں۔ اس پر تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے اور پھر اُٹھ کر اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے اور ہمیں ایک خط دیا اور فرمایا کہ اسے چوہدری بشیر احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ جو ہماری زمینوں کے مینیجر ہیں کو دے دینا۔ اُن کے تعلقات میر بندے علی تالپور وزیر صحت سے ہیں۔ وہ اُنہیں کہہ کر انشاء اللہ داخلہ کروا دیں گے۔

ہم یہ خط لے کر حیدر آباد سندھ پہنچے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب اور چوہدری رشید احمد صاحب کا ہلوں سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے اپنا تعارف کرانے کے بعد حضورؓ کا خط چوہدری بشیر احمد صاحب کو دیا۔ چوہدری صاحب نے پہلے تو ہاتھوں کو صاف کیا اور پھر خط کو بہت ہی محبت سے تھاما اور پھر اُسے بوسہ دیا۔ اور جب خط پڑھ چکے تو سندھیوں کے ایک خاص محبت بھرے انداز سے کہنے لگے۔ حاضر سائیں۔ حاضر سائیں۔ اُس کے بعد دونوں دوستوں کی کوششوں اور حضورؓ کی دعاؤں کے سبب اللہ تعالیٰ نے داخلہ کا انتظام فرما دیا۔ اس اثنا میں جب چوہدری صاحب موصوف کراچی میں داخلہ کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے حضورؓ سندھ میں زمینوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے آئے اور آتے ہی چوہدری صاحب کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہیں۔ جب احمدی احباب نے عرض کیا کہ وہ تو کراچی گئے ہوئے ہیں تو حضور سخت ناراض ہوئے۔ اور حکم دیا کہ چوہدری صاحب کو اسی وقت برخاست کر دیا جائے۔ چند دن بعد جب چوہدری صاحب حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؓ نے پوچھا کہ کراچی کیوں چلے گئے تھے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ طاہر اور ساجد کو میڈیکل کالج میں داخل کرانے کے لئے گیا تھا۔ اس پر حضورؓ نے پوچھا کہ کیا وہ دونوں داخل ہو گئے ہیں۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ الحمد للہ۔ یہ بھی تو اپنا ہی کام تھا اور پھر چوہدری صاحب کو ملازمت پر بحال کر دیا۔

ساجد کے قرابت داروں میں

ایک صاحب بہت دنوں میرپور ہزارہ میں ڈاکٹری کی پریکٹس چھوڑ کر کراچی چلے گئے تھے۔ اُنہوں نے دوائیوں کی امپورٹ کا کام شروع کر رکھا تھا۔ اور کراچی میں ہی سکونت اختیار کر لی ہوئی تھی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل ساجد گرمیوں کی چھٹیوں میں میرپور ہزارہ چلے جایا کرتے تھے۔ اُن کا بھی ساجد کے ہاں آنا جانا تھا۔ اور دونوں گھرانوں کی یہ خواہش تھی کہ اُن کی لڑکی سے ساجد کی شادی ہو۔ اور ساجد بھی والدین کی اس خواہش پر بہت خوش تھے۔ اب جب اُنہیں پتہ چلا کہ ساجد میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کراچی آ رہے ہیں تو اُنہوں نے کہلا بھیجا کہ چونکہ کراچی میں رہائش کا بندوبست کرنا ایک نہایت مشکل امر ہے۔ اس لئے اُن کی خواہش ہے کہ ساجد اُن کے ہاں ٹھہریں اور جب میڈیکل کالج ہوسٹل میں رہائش کا بندوبست ہو جائے تو پھر ہوسٹل میں منتقل ہو جائیں۔ ساجد نے اُن کی اس خواہش کا خوشی سے احترام کیا اور اُن کے ہاں عارضی طور پر رہائش اختیار کر لی۔ چند دن بعد جب ساجد جمعہ کی نماز کے لئے احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ کراچی جانے لگے تو تب اُنہیں پتہ چلا کہ ساجد تو احمدی ہو چکے ہیں۔ پاکستان بننے سے قبل میرپور ہزارہ میں رہائش کے دوران میں یہ صاحب جماعت احرار کے بڑے سرگرم کارکن تھے۔ اور احمدیت دشمنی میں نمایاں حصہ لے چکے تھے۔ ساجد کا احمدی ہو جانا ان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ وہ ساجد کی دینداری اور نیکیوں کے معترف تھے لیکن ساجد کا احمدی ہو جانا اُنہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اُنہوں نے اپنے مخصوص طریقے سے جس میں جہالت اور لاعلمی دونوں ہی شامل تھیں۔ ساجد کو سمجھانے کی کوشش شروع کر دی۔ اور پھر آخر میں یہ دھمکی بھی دے دی کہ اگر احمدی رہے تو اس کی شادی اس گھر میں نہیں ہو سکتی۔ اور یہ کہ وہ

ان کے کاروبار میں ذمہ دار بھی نہیں بن سکتے جس کا کہ وہ ارادہ کر رہے ہیں۔ ساجد جس لذت سے آشنا ہو چکے تھے۔ اُس کے سامنے یہ دنیاوی آسائشیں ہیچ تھیں۔ اس لئے اُنہوں نے ان کی کسی بات کی طرف توجہ نہ دی اور خاموشی اپنا اسباب باندھ لیا۔ وہ صاحب دوبارہ ساجد کے کمرے میں آئے اور پھر کہا کہ اگر تم میرے کان میں بھی یہ کہہ دو کہ تم احمدی نہیں ہو تو میں لڑکی اور اس کی ماں کو یقین دلا دونگا۔ ساجد نے نرمی کے لہجہ میں لیکن ٹھوس الفاظ میں کہا کہ آپ کان میں یہ سننا چاہتے ہیں کہ میں احمدی نہیں ہوں اور میں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ مینار پر چڑھ جاؤں اور لوگوں کو احمدیت کی طرف پکاروں۔ اور بتاؤں کہ یہی ایک سچا اسلام ہے۔ ساجد وہاں سے نکل تو کھڑے ہوئے لیکن وہاں سے کہاں جاتے۔ اسباب اُٹھوائے اُٹھائے احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ کراچی جو اُن دنوں مسجد کا کام بھی دیتا تھا جا پہنچے۔ اور وہاں اجازت لے کر سونے کا بندوبست کر لیا۔ فجر کی نماز سے پہلے بستر لپیٹ دیا جاتا اور عشاء کے بعد دوبارہ بستر کھول لیا جاتا۔ میں نے رشتہ کی بات ختم ہو جانے پر ساجد سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ تو کہنے لگا مجھے تو افسوس نہیں ہے۔ میرے لئے وہ راستہ ٹھیک نہیں تھا۔ وقت آنے پر اللہ تعالیٰ خود اچھا اور بہتر بندوبست فرما دے گا۔ ابھی وقت بہت دُور ہے۔

میں احراری کے گھر سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے گھر میں آگیا ہوں (یعنی دارالمطالعہ جو کہ مسجد کا کام بھی دیتا تھا)۔ اب خدا تعالیٰ جو چاہے کرے میں اُس کی رضا میں ہر طرح خوش ہوں۔ اور پھر کبھی مُڑ کر بھی نہ دیکھا جیسے کہ وہ اُن کی زندگی کا حصہ کبھی تھے ہی نہیں۔ یہ ۱۹۴۹ء کا وسط تھا۔ میڈیکل کالج میں تعلیم کا دور شروع ہو چکا تھا۔ ساجد ایک ذہین طالب علم تھے۔ اُنہیں علم حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی تھی۔ اور وہ آسانی سے ہر مضمون پر عبور حاصل کرتے رہے۔ اُن

کے والدین اگرچہ اخراجات بھیج رہے تھے لیکن ایک رسمی طریقے سے۔ اس میں محبت، دلچسپی اور اپنے بیٹے کی اعلیٰ تعلیم میں فخر کا کوئی عنصر شامل نہ تھا۔

ملک کے حالات ابھی نارمل تھے۔ جماعت احرار اور اسلامی جماعت مردہ جماعتوں میں شامل ہو چکی تھیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے خلاف آوازے نہیں کسے جا رہے تھے۔ جلسے جلوسوں اور مجالس میں مخالفت کا زہر ابھی اُگلا نہیں جا رہا تھا اور شاید اسی وجہ سے ساجد کے اخراجات کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن پھر ۱۹۵۲ء کے آخر اور ۱۹۵۳ء کے اوائل میں احرار کے مردہ کفن میں سے گئوسالہ سامری کی آواز پھر نکلنے لگی۔ پھر دشنام طرازی اور جماعت احمدیہ کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا ہونے لگا۔ پھر دشمنانِ اسلام مولویوں کا بھیس بدل کر اسلام بچانے پر اُتر آئے اور پھر تمام وہ شیطانی ہتھیار جن کو شیطان خدائی جماعتوں کے خلاف استعمال کرتا ہے میدان میں آنا شروع ہو گئے۔ پنجاب میں طوفان برپا ہوا۔ اور آخر کار تقریباً دو ہزار اموات کے بعد جنرل اعظم خان نے مارشل لاء لگا کر اس پر قابو پایا۔ کراچی میں بھی یہی سلسلہ شروع ہوا۔ ساجد بھی اُس فنفر گروپ میں شامل ہو گئے جن کا کام دفاع کرنا تھا۔ کراچی جیسے بڑے شہر میں چند خدام کیا دفاع کر سکتے تھے۔ ہاں اس کام کے لئے اچھے افراد نے نام پیش کئے جو ایک احمدی بھائی پہ آتا وار اپنے سینے پہ روکیں گے۔ ساجد کو پھر خدمت جماعت کی توفیق ملی اور وہ ہمیشہ اس پر ایک خوشی اور فخر کا اظہار کرتے رہے۔

(باقی آئندہ)

اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ کا ۴۳ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا ۱۴ واں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر کو مرکز سلسلہ قادیان میں منعقد ہوگا۔ تمام خدام و اطفال ابھی سے اس اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری کریں۔ خدا کرے کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت ہو۔ آمین۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کوڈالی۔ مثانور	۱۰ ۱۱/۶۰	۱	۱۱	مینگلور	۱۴	۱	۱۵
مرکرہ	۱۱	۳	۱۴	قادیان	۱۹ ۱۱/۶۰	-	-

پروگرام دورہ جات

محترم حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقفِ جدید

اور

انسپکٹران و نمائندگان وقفِ جدید انجمن احمدیہ

اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور روشن نشانات کے ساتھ کاروانِ احمدیت اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور ہر دن اللہ تعالیٰ کی نئی شان کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ وقفِ جدید اس تنظیم عظیم کی ایک لازمی کڑی ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کے تاریخی دور کی آخری اہم تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نیک ثمرات ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

وقفِ جدید کے کام میں وسعت اور اس کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ مخلصین کی خصوصی قربانیوں کا مقتضی ہے۔ ان حالات میں وعدہ جات وقفِ جدید میں اضافہ و وصولی کی غرض سے محترم حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم اور انسپکٹران و نمائندگان وقفِ جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ اُمراء، صدر صاحبان، عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ دفتر وقفِ جدید کے ان دوروں کو کامیاب بنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ محترم حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقفِ جدید برائے علاقہ آندھرا کرناٹک

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱ ۹/۶۰	یادگیر تیماپور۔ دیورگ	۱۶ ۱۰/۶۰	۵	۲۱
بمبئی	۲۳ ۹/۶۰	۳	۲۶	حیدرآباد چنتہ کنٹہ۔ وڈمان جڑچرلہ۔ محبوب نگر	۲۲ ۱۰/۶۰	۱۰	۱ ۱۱/۶۰
بلگام۔ نندگڑھ۔ انگی۔ لونڈا۔ گندی گواڑ ساونت واڑی۔ ہبلی	۲۷	۷	۴ ۱۰/۶۰	علاقہ ورنگل	۱ ۱۱/۶۰	۱۰	۱۱ ۱۱/۶۰
شیموگہ۔ سوراب۔ ساگر	۴ ۱۰/۶۰	۵	۹ ۱۰/۶۰	حیدرآباد	۱۱	۱	۱۲
بنگلور	۱۰	۴	۱۴	قادیان	۱۵ ۱۱/۶۰	-	-
گلبرگہ	۱۵	۱	۱۶	٭ ٭ ٭	٭	٭	٭

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید برائے تامل ناڈ و کیرلہ

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱ ۹/۶۰	چاواکاڈ	۱۸	۱	۱۹
مدراس	۲۴ ۹/۶۰	۵	۲۹	پلی پورم	۱۹	۱	۲۰
میلاپالیم	۳۰	۲	۳ ۱۰/۶۰	منار گھاٹ	۲۰	۱	۲۱
شنکرن کوئل	۳ ۱۰/۶۰	۱	۴	پالگھاٹ۔ کاداشیری	۲۱	۱	۲۲
ٹوٹی کورین	۴	۱	۵	موریاکنی	۲۲	۲	۲۴
کوٹار	۵	۱	۶	الانلور	۲۴	۱	۲۵
شورن کوڈی	۶	۱	۷	وانیمبلم	۲۵	۱	۲۶
کروناگاپلی۔ آدی ناڈ	۷	۲	۹	کرولائی	۲۶	۱	۲۷
کوئیلون	۹	۱	۱۰	چتھہ پیریم۔ کالکولم	۲۷	۱	۲۸
الیپی	۱۰	۱	۱۱	کالیکٹ	۲۸	۴	۱ ۱۱/۶۰
ارناکولم۔ کوچین کاکی ناڈ	۱۱	۴	۱۵	کوڈیاتھور	۱ ۱۱/۶۰	۱	۲
				موگرال	۲	۲	۴
ایراٹپورم	۱۵	۲	۱۷	پینگاڈی	۴	۳	۷
مرائی پنڈہ	۱۷	۱	۱۸	کینانور۔ کردلائی	۷	۳	۱۰

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم نمائندہ وقفِ جدید برائے علاقہ یوپی۔ بہار

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱ ۹/۶۰	دہلی	۱۹	۳	۲۲
امروہہ	۲۲	۲	۲۴	آرہ	۲۳	۱	۲۴
بریلی	۲۴	۱	۲۵	اردل	۲۴	۱	۲۵
شاہجہانپور	۲۵	۲	۲۷	گیا	۲۵	۱	۲۶
اودے پور کٹیا	۲۷	۱	۲۸	پٹنہ	۲۶	۱	۲۷
بیدہ	۲۸	۱	۲۹	مظفر پور	۲۷	۱	۲۸
اٹاوہ	۲۹	۱	۳۰	موتی ہاری	۲۸	۱	۲۹
لکھنؤ	۳۰ ۹/۶۰	۲	۲ ۱۰/۶۰	سمستی پور	۲۹	۱	۳۰
کانپور	۲	۲	۴	بھاگلپور	۳۱ ۱۰/۶۰	۲	۲ ۱۱/۶۰
موودھا	۴	۱	۵	مونگھیر	۲	۱	۳
مسکرا	۵	۱	۶	خانپور ملکی	۳	۳	۶
راٹھ	۶	۱	۷	بلاری۔ بلہر	۷	۱	۸
ساندھن	۸	۲	۱۰	بڑہ پورہ	۸	۳	۱۱
صالح نگر لبستی نواب	۱۰	۲	۱۲	بنارس	۱۲	۱	۱۳
اڈیبنگ	۱۲	۱	۱۳	دہلی	۱۴	۱	۱۵
سجان ننگلہ کلو	۱۳	۱	۱۴	میرٹھ	۱۵	۱	۱۶
ننگلہ گھنو	۱۴	۱	۱۵	انبیٹہ	۱۶	۱	۱۷
مین پوری۔ بھدگاؤں	۱۵	۱	۱۶	کرنال	۱۷	۱	۱۸
فیروز آباد	۱۶	۱	۱۷	ہتھسانہ	۱۸	۱	۱۹
علی گڑھ	۱۷	۱	۱۸	تلاکور	۱۹	۱	۲۰
اٹاوہ	۱۸	۱	۱۹	قادیان	۲۱ ۱۱/۶۰	-	-

پروگرام دورہ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر بی۔ اے نمائندہ وقفِ جدید برائے علاقہ اڑیسہ و بنگال

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱ ۹/۶۰	کوٹ پٹہ	۱۹	۱	۲۰
سورو براستہ کلکتہ	۲۴	۲	۲۶	ارکھ پٹنہ	۲۰	۱	۲۱
بالاسور	۲۶	۱	۲۷	تالبیر کوٹ	۲۱	۱	۲۲
کھڑگپور	۲۷	۱	۲۸	غنیسہ پاڑہ	۲۲	۱	۲۳
بھدرک	۲۸ ۹/۶۰	۳	۱ ۱۰/۶۰	کلکتہ براستہ کٹک	۲۵ ۱۰/۶۰	۸	۲ ۱۱/۶۰
کٹک او۔ ایم۔ پی	۱	۳	۴	مضافات کلکتہ	۲	۵	۷
بھونیشور او۔ ایم۔ پی	۴	۳	۷	جمشید پور	۷	۲	۹
کیرنگ	۷	۴	۱۰	جھوجھنڈار	۹	۱	۱۰
نرگاؤں	۱۰	۱	۱۱	موسیٰ بنی مائنز	۱۰	۴	۱۴
کٹک	۱۱	۱	۱۲	قادیان	۱۶ ۱۱/۶۰	-	-
سونگھڑہ	۱۲	۲	۱۴				
کیندرہ پاڑہ	۱۴	۱	۱۵	٭ ٭ ٭	٭	٭	٭
کرڈاپلی	۱۵	۲	۱۷				
پینکال	۱۷	۲	۱۹				

اعلانِ نکاح

مورخہ ۷ ۹/۶۰ کو مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم برادرم انور احمد صاحب تنویر ابن مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم قادیان کا نکاح ہمراہ مکرمہ طلعت بیگم صاحبہ فاروقی بنت مکرم عبد القدوس صاحب فاروقی جے پور (راجستھان) پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرماتے ہوئے ہر دو خاندانوں کا تعارف کرتے ہوئے ان کی خدمات دینیہ کا ذکر فرمایا۔ ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ جانبین کیلئے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مسعود احمد راشد کارکن رشتہ و ناطہ)

ولادت

۱۔ گذشتہ سال اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو پہلا بیٹا عطا فرمایا تھا جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک "وقفِ نو" کے تحت وقف تھا مگر قضاء الٰہی سے نومولود ولادت کے دو تین یوم بعد ہی وفات پا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کی وفات پر گہرے دُکھ کا اظہار فرماتے ہوئے دُعا فرمائی کہ "اللہ تعالےٰ آپ کو نعم البدل عطا کرے" چنانچہ مورخہ ۱۷ر ستمبر ۹۰ء کو اللہ تعالےٰ نے حضور انور کی دعاؤں کے طفیل نعم البدل کے طور پر پھر بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ بھی حضور کی تحریک "وقفِ نو" میں شامل ہے اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کر دیئے ہیں۔ نومولود مکرم مولوی عبد المطلب صاحب درویش مرحوم سابق مبلغ سلسلہ کا پوتا اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش سابق صدر انصار اللہ بھارت کا نواسہ ہے۔

قارئین کرام سے نومولود کی درازی عمر نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے اور وقفِ نو کی روح کے مطابق تربیت پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سفیر احمد شمیم مبلغ سلسلہ)

۲۔ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امتہ الشکور مریم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ احمد پونتو آف انڈونیشیا کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ عزیزہ کا نام "صدیقہ طاہرہ" تجویز کیا گیا ہے عزیزہ مکرم احمد ایل پونتو صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے بچی کے نیک خادم دین اور زچہ بچہ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بچی ولادت سے قبل تحریک "وقفِ نو" میں وقف ہے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے

(خاکسار انور احمد ہاتف کارکن وقف جدید)

آہ! پیارے نانا جان

مندرجہ بالا عنوان سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم کی وفات پر مرحوم کی نواسی عزیزہ شاہدہ بشریٰ شمیم نے کلکتہ سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں مرحوم کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے اس اندوہناک سانحہ ارتحال پر اپنے مغموم جذبات کا اظہار کیا ہے اور آخر میں یہ شعر لکھا ہے کہ۔

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

مکرم شیخ محمد احمد سویلیجہ صاحب مرحوم آف کانپور

مرحوم کی وفات کے متعلق مضمون پہلے شائع ہو چکا ہے آپ کی بیٹی عزیزہ محترمہ شہناز بانو صاحبہ کی جانب سے بھی ایک مضمون موصول ہوا ہے جس میں مرحوم کے مومنانہ اخلاق اور اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک اور اچانک پیش آنے والے حالاتِ وفات کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے غم و اندوہ کے جذبات تحریر کئے ہیں اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح سے حامی و ناصر ہو آمین (ایڈیٹر)

الشاد نبوکؐ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لا۔ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔
محتاجِ دعا
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ جیولری۔ ناظم آباد کراچی
(فون نمبر ۶۲۹۴۴۳)

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے خدمات حاصل کریں
احمد پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائیٹر:۔ نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶
AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHOWK QADIAN 143516

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
بانی پولیمرز کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیگرام
ٹیلیفون
۵۲۰۶ ۔ ۵۱۳۷ ۔ ۴۰۲۸ ۔ ۴۳

دَوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زودجام عشق ۱۰۰/- روپے

حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے

اکسیر اولاد نرینہ دو کورس

تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-

روشن کاجل

حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ (پاکستان)

ربوہ میں آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

گولبازار۔ ربوہ (پاکستان)

فون ۶۸۱/۶۸۲

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
(دُرِ ثمین)

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

15 - SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360
74350

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ (پاکستان)

فون:۔ دکان: ۶۴۹ رہائش: ۸۴۱

پروپرائیٹر:۔ حاجی شریف احمد حاجی حنیف احمد کامران

اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا

(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.

DEALERS IN:- TIMBER TEAK, POLES, SIZES, FIRE WOOD.

MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.

P.O VANIYAMBALAM. (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹرانکس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST.)

PHONES } OFFICE:- 6348179
RESI:- 6233389 } BOMBAY - 400059.

کوئی میرا دشمن نہیں!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول"

(روحانی خزائن جلد ۱۷۔ اربعین نمبر (۱) صفحہ ۳۴۴)

طالبانِ دعا: محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

بھارت کے ڈاکٹروں کے لئے خوشخبری!

جدید ہومیو پیتھی یعنی کیبوریٹو سسٹم آف میڈیسن (CURATIVE SYSTEM OF MEDICINE) گزشتہ اکتیس ۳۱ سالوں میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر کی قیادت میں ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کی ریسرچ کو چار سو ۴۰۰ سے زیادہ مجرّب ادویات (SPECIFICS) کی صورت میں دُنیائے طِبّ (MEDICAL WORLD) کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ عام پڑھے لکھے لوگ بھی اِن ادویات کے کیوریٹو لٹریچر کی مدد سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ جو بذریعہ خط مُفت منگوایا جاسکتا ہے۔ ادویات کی سپلائی کے لئے عالمی سطح پر سپلائی کا انتظام ہے۔

جدید کیوریٹو ہومیو پیتھک ادویات اِنسانی امراض کے علاوہ حیوانات اور پولٹری کی مرضوں کے لئے بھی تیار کی جاتی ہیں۔

کاروباری شرائط وغیرہ کے لئے رابطہ فرمائیں:۔

خاکسار:۔ سیلز منیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون:۔ ۶۰۷/۶۰۶/۷۷۱

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS — Mahindra

Lucas TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3, P4, P6

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16-MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001
تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پُرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 5222 - 28 ——— اور ——— 1652 - 28

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔"

(کشتی نوح)

NIR ®
CULCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دِہ، مضبوط اور دیدہ زیب ہوائی ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے!